WED.25.Dec.2024
VOLUME:19 NO: 328
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

30 سالہ جشن ورقِ تازہ
Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز بدھ 25/دسمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 328
21/جمادی الثانی 1446ھ
قیمت:3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

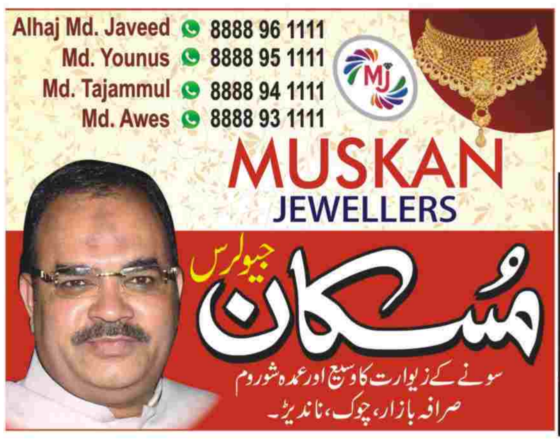

اتر پردیش:، 24 گھنٹوں کے دوران الگ الگ مقامات پر

پولیس انکاؤنٹر میں 5 / افراد ہلاک

لکھنو: 24 / ڈسمبر (ایجنسیز) یوپی پولیس گزشتہ 24 گھنٹوں میں مغربی یوپی سے لے کر مشرقی یوپی تک مجرموں پر قہر بن کر ٹوٹ پڑی ہے۔ پولیس نے مختلف مقامات پر کیے گئے انکاؤنٹر میں 5 افراد کو ہلاک کر دیا ہے، جبکہ 2 دیگر کو پیر میں گولی لگی ہے۔ پیر کی صبح پیلی بھیت سے شروع ہوا انکاؤنٹر کا سلسلہ میرٹھ سے ہوتے ہوئے لکھنؤ اور منگل کی صبح غازی پور میں ختم ہوا۔ واضح ہو کہ پیلی بھیت میں پنجاب سے بھاگ رہے 3 خالصتانی دہشت گردوں کو یوپی- پنجاب پولیس کی مشترکہ کارروائی میں ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد میرٹھ میں کامیڈین سنیل پال اور مشتاق خان کے اغواء کے ملزمین کو انکاؤنٹر میں گولی مار کر لنگڑا کر گرفتار کیا گیا۔ اس کے بعد راجدھانی لکھنؤ میں بینک کا لاکر توڑنے والے گینگ کے ساتھ انکاؤنٹر ہوا۔ منگل کی صبح غازی پور میں ملزمین کے ساتھ ہوئے تصادم میں 2 ملزمین ہلاک ہوئے، جبکہ 3 کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان تینوں میں سے بھی ایک کو گولی لگی ہے۔ واضح ہو کہ انڈین اوورسیز بینک کے چنہٹ برانچ میں اتوار کو قریب 40 لاکر توڑ کر لوٹ کا معاملہ سامنے آیا تھا۔ ان ملزمین کا پولیس سے 24 گھنٹے کے اندر 3 دفعہ تین الگ الگ مقامات پر مڈبھیڑ ہوا۔ لوٹ میں شامل 3 مجرموں کے ساتھ پہلے لکھنؤ میں پولیس کی مڈبھیڑ ہوئی۔ پولیس نے تینوں کو گرفتار کر لیا ان میں سے ایک کو مڈبھیڑ کے دوران گولی لگی تھی۔ پولیس کی گرفت میں آئے تینوں ملزمین کی پہچان اروند کمار، بلرام اور کیلاش کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ تینوں پڑوسی ریاست بہار کے رہنے والے ہیں۔ ان گرفتار ملزمین سے جانکاری ملی کہ ان کے 4 ساتھی اور تھے جو بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔ پولیس بھاگے ہوئے ان چاروں مجرمین کو بھی تلاش کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پولیس کی ذرائع سے اس بات کی اطلاع ملی کہ لکھنؤ کے چنہٹ میں انڈین اوورسیز بینک میں لاکر توڑ کر جو واردات کو انجام دیا گیا تھا اس کی پلاننگ پنجاب کے جالندھر جیل میں ایک سال پہلے بنی تھی۔ واردات میں شامل کیلاش اور وپن ایک ساتھ جالندھر جیل میں بند تھے جہاں ان دونوں نے واردات کو انجام دینے کی سازش رچی تھی۔ واضح ہو کہ اس واردات کو انجام دینے والوں کو پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے دبوچنے میں کامیاب ہوگئی۔ پولیس نے پوری مستعدی کے ساتھ 24 سے 30 گھنٹے کے اندر ہی کارروائی کرتے ہوئے مجرمین کو گرفتار کرلیا۔

سنبھل شاہی جامع مسجد کی سروے رپورٹ تیار

عدالت میں جنوری کے اوائل ہفتہ میں پیش ہوگی

سنبھل: 24/ ڈسمبر (ایجنسیز) سنبھل واقع شاہی جامع مسجد کی سروے رپورٹ تقریباً تیار ہو چکی ہے۔ کچھ تکنیکی معاملے مکمل کرنے باقی ہیں جو آنے والے چند ایک روز میں پورے ہو جائیں گے۔ اس رپورٹ کو جنوری 2025 کے اوائل ہفتہ میں عدالت میں جمع کیا جائے گا۔ عدالت کے ذریعہ مقرر کورٹ کمشنر نے اس تعلق سے تازہ صورت حال کی جانکاری میڈیا کو دی۔ ایڈووکیٹ کمشنر رمیش سنگھ راگھو نے 23 دسمبر کو میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ شاہی جامع مسجد کی سروے رپورٹ آخری مراحل میں ہے۔ رپورٹ کو 2 یا 3 جنوری تک عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ انھوں نے ساتھ ہی کہا کہ رپورٹ کو مکمل کرنے میں کچھ تکنیکی ایشوز سامنے آئے ہیں، جنھیں حل کیا جا رہا ہے۔ ایڈووکیٹ رمیش سنگھ راگھو نے کہا کہ ''چونکہ آج کورٹ کا آخری ورکنگ ڈے ہے، اس لیے رپورٹ 2 یا 3 جنوری کو پیش کر دی جائے گی۔ سپریم کورٹ نے 6 جنوری تک ٹرائل کورٹ کو کسی بھی کارروائی سے روکنے کا حکم دیا ہے، اس لیے ہم اسے طے وقت سے پہلے عدالت میں داخل کریں گے۔'' واضح رہے کہ سنبھل شاہی جامع مسجد پر تنازعہ ہندو فریق کی ایک عرضی کے بعد پیدا ہوا۔ اس عرضی میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ شاہی جامع مسجد کی تعمیر مغل شہنشاہ بابر نے 1526 میں ایک قدیم مندر کو منہدم کر کے کی تھی۔ اس معاملے میں عدالت نے 19 نومبر کو ایک ایڈووکیٹ کمشنر مقرر کیا تھا جسے مسجد کا سروے کرانے کی ذمہ داری دی گئی۔ ایک سروے تو اسی دن ہو گیا تھا، دوسرے دور کا سروے 24 نومبر کو ہوا تو مقامی لوگوں نے ناراضگی ظاہر کی۔ بعد ازاں تشدد والے حالات پیدا ہو گئے۔ اس تشدد میں 4 لوگوں کی موت ہو گئی اور کئی دیگر زخمی بھی ہوئے۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے میں 29 نومبر کو سنبھل ٹرائل کورٹ کو کارروائی روکنے کا حکم دیا اور یوپی حکومت سے تشدد متاثرہ علاقہ میں امن بنائے رکھنے کے لیے قدم اٹھانے کی ہدایت دی۔ اب سبھی کی نگاہیں سنبھل شاہی جامع مسجد کی سروے رپورٹ پر ہے۔

وقف ترمیمی بل 2024: جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کی ریاستوں سے

صلاح ومشورہ کے لیے 27-26 دسمبر کو میٹنگ

نئی دہلی: 24 / ڈسمبر (ایجنسیز) 'وقف (ترمیمی) بل 2024' کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل جے پی سی کی مدت کار میں توسیع کے بعد ایک بار پھر میٹنگوں کا سلسلہ تیز ہو چکا ہے۔ کمیٹی جلد ہی ریاستی نمائندوں کے ساتھ زبانی ثبوتوں کو ریکارڈ میں لانے کے لیے میٹنگ کرنے والی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ میٹنگیں 26 اور 27 دسمبر کو ہوں گی۔ بتایا جا رہا ہے کہ کمیٹی 26 دسمبر کو کرناٹک، مدھیہ پردیش اور راجستھان کے ریاستی نمائندوں سے مشورہ لے گی، جبکہ 27 دسمبر کو اتر پردیش، اڈیشہ اور دہلی کے نمائندوں سے بات کرے گی۔ کمیٹی کی کچھ دیگر ریاستوں کے نمائندوں سے بھی بات چیت ہو سکتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ جمعرات کو جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) نے لکھنؤ اور راجستھان سے آئے مسلم نمائندوں سے گفتگو کی تھی۔ جے پی سی چیف جگدمبیکا پال نے اس تعلق سے بتایا کہ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی لکھنؤ کے سابق وائس چانسلر پروفیسر ماہ رخ مرزا اور راجستھان وقف بورڈ کے سابق چیئرمین سید ابوبکر نقوی اپنی مجوزہ ترامیم کے ساتھ آئے۔ اس معاملے میں بات چیت ہوئی اور اراکین پارلیمنٹ نے ان سے سوال بھی پوچھے۔ اس سے قبل گزشتہ بدھ کو وقف بورڈ معاملے پر تشکیل جے پی سی نے آل انڈیا شیعہ پرسنل لاء بورڈ کے اراکین کے ساتھ میٹنگ کی تھی۔ کمیٹی نے بل سے متعلق بورڈ کے نظریات سنے اور کچھ دیگر اہم باتوں پر تبادلہ خیال کیا۔ اب جے پی سی کی میٹنگوں کا سلسلہ تیز ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ 26 اور 27 دسمبر کو ہونے والی میٹنگوں کو بے حد اہم بتایا جا رہا ہے، کیونکہ ریاستوں کے نمائندے نہ صرف اپنی بات کو کمیٹی کے سامنے رکھیں گے، بلکہ بل میں موجود پیچیدگیوں پر بھی روشنی ڈالیں گے۔ واضح رہے کہ 'وقف (ترمیمی) بل 2024' کے لیے تشکیل کمیٹی کی مدت کار بجٹ اجلاس 2025 کے آخری دن تک کے لیے بڑھائی گئی ہے۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ لگاتار کمیٹی کی مدت کار بڑھانے کا مطالبہ کر رہے تھے، کیونکہ کئی متعلقہ فریقین سے ابھی تک بات چیت نہیں ہو پائی ہے۔ بعد ازاں لوک سبھا میں مدت کار بڑھانے کی تجویز پیش کی گئی، جسے منظوری مل گئی۔ جے پی سی چیف جگدمبیکا پال نے اس تعلق سے کہا تھا کہ کمیٹی کے سبھی اراکین اس بات پر متفق ہیں کہ جے پی سی کی مدت کار بڑھنی چاہیے۔

گاڑی پارک کرنے کے جھگڑے میں 2 فریق کے درمیان زبردست تصادم

لاٹھی- ڈنڈے اور تلواریں لہراتی نظر آئیں، 6 افراد زخمی

بھوپال: 24/ ڈسمبر (ایجنسیز) مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں 2 فریق کے درمیان تصادم کا ایک معاملہ سامنے آیا ہے۔ دراصل جہانگیر آباد علاقہ کی پرانی غلہ منڈی میں چند روز قبل گاڑی پارکنگ کو لے کر جھگڑا ہوا تھا، اس نے آج تشدد والی صورت اختیار کر لی اور دو طبقات کے درمیان جم کر مار پیٹ ہوئی۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ دونوں فریقین کے لوگ لاٹھی ڈنڈے اور تلواریں لہراتے ہوئے سڑکوں پر نکل پڑے۔ دونوں فریق نے ایک دوسرے پر پتھراؤ بھی کیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور لاٹھی چارج کر کے دونوں فریق کو الگ کیا۔ پولیس نے اس واقعہ میں زخمی ہوئے 6 لوگوں کو اسپتال میں داخل کرا دیا ہے۔ اس ہنگامہ سے علاقے میں کشیدگی والا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ معاملہ کی سنگینی کے پیش نظر علاقے میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے پولیس کی ایک نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ واقعے کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے پولیس نے بتایا کہ 2 روز پہلے گاڑی کھڑی کرنے کے متعلق دو فریق میں جھگڑا ہوا تھا۔ اس سلسلے میں پولیس میں مقدمہ بھی درج کرایا گیا تھا۔ واقعہ کے بعد ملزم وہاں سے فرار ہو گیا تھا۔ منگل کی صبح جب وہ دوبارہ محلہ میں آیا تو اسے دیکھ کر لوگ بھڑک گئے۔ دوسرے فریق کے لوگوں نے ملزم کو گھیر لیا۔ اس کے بعد ملزم فریق کے لوگ بھی لاٹھی ڈنڈا لے کر پہنچ گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے دونوں فریق میں لاٹھی ڈنڈے چلنے لگے اور پتھراؤ شروع ہو گیا۔ اسی دوران ایک فریق کے لوگوں نے سڑک پر تلواریں لہرانی شروع کر دیں۔ اس واقعہ کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے۔ وائرل ویڈیو میں واضح طور پر نظر آ رہا ہے کہ دونوں فریقین کس طرح آپس میں لڑ رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ پولیس نے واقعہ کے حوالے سے سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو کو اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ اس ویڈیو میں نظر آ رہے لوگوں کی شناخت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی پولیس نے واردات میں شامل لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ امن و امان کو خراب کرنے والے کسی بھی شخص کو بخشا نہیں جائے گا۔ علاوہ ازیں پولیس نے 2 روز قبل پارکنگ کی وجہ سے جو جھگڑا ہوا تھا اس کی تفتیش بھی تیز کر دی ہے۔

'منتری جی، ویڈیو لیجیے اور ریل بنائیے'

سوراشٹرا ایکسپریس پٹری سے اتری

تو کانگریس نے وزیر ریل پر کیا طنز

پوربندر: 24 / ڈسمبر (ایجنسیز) آج گجرات میں ایک بڑا ٹرین حادثہ ہوتے ہوتے بچ گیا۔ دادر- پوربندر سوراشٹرا ایکسپریس میں لگے کوچ کا پہیہ پٹری سے اتر گیا، لیکن اچھی بات یہ ہے کہ اس حادثہ میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ اس حادثہ کے بعد کانگریس نے مرکزی وزیر ریل اشونی ویشنو پر طنز کے تیر چلائے ہیں۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ''Reel منتری جی... ایک 'چھوٹا سا حادثہ' ہو گیا ہے۔ گجرات میں سوراشٹرا ایکسپریس پٹری سے اتر گئی ہے۔ ویڈیو لیجیے اور Reel بنائیے۔'' دراصل وزیر ریل اشونی ویشنو نے ایک بار پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ چھوٹے چھوٹے ریل حادثہ کو کانگریس بڑا بنا کر پیش کرتی ہے، حقیقت میں حادثات اتنے بڑے ہوتے نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی ٹرین حادثہ پیش آتا ہے تو کانگریس وزیر ریل پر طنزیہ حملہ ضرور کرتی ہے۔ آج جب سورت میں 'کیم اسٹیشن' پر ٹرین بے پٹری ہوئی تو کانگریس کو ایک بار پھر وزیر ریل پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا اور بے پٹری ٹرین کی ویڈیو شیئر کرنے سے پیچھے نہیں ہٹی۔ واضح رہے کہ دادر- پوربندر سوراشٹرا ایکسپریس کے انجن میں لگا ایک غیر مسافر کوچ (وی پی یو) کا پہیہ پٹری سے اتر گیا جس کے بعد ٹرین فوراً روکی گئی۔ اس حادثہ میں کسی بھی مسافر کو نقصان پہنچنے کی خبر ابھی تک موصول نہیں ہوئی ہے۔ مغربی ریلوے کے چیف پبلک ریلیشنز افسر نے حادثہ کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ''ٹرین نمبر 19015 دادر- پوربندر سوراشٹرا ایکسپریس 3.32 بجے کیم اسٹیشن سے روانہ ہوئی۔ انجن کے بغل میں لگے ایک غیر مسافر کوچ کے 4 پہیے پٹری سے اتر گئے۔ مرمت کا کام جاری ہے اور سینئر افسران موقع پر موجود ہیں۔ ٹرین میں سوار کسی بھی مسافر یا ریلوے ملازم کو کوئی چوٹ یا نقصان نہیں پہنچا ہے۔'' اس حادثہ کے بعد ٹرینوں کی آمد و رفت کچھ دیر تک متاثر رہی، لیکن ایک لوپ لائن ہونے کی وجہ سے زیادہ پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ یہ ضرور ہے کہ جس پٹری پر یہ حادثہ پیش آیا، اس پر آمد و رفت پوری طرح سے روک دی گئی۔ راحت اور مرمت کا کام جاری ہے۔ سی پی آر او/ ڈبلیو آر ونیت ابھشیک نے بتایا کہ ریسٹوریشن کا کام جاری ہے اور سینئر افسران سائٹ پر اس پورے معاملے کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں۔

مکمل سرکاری اعزاز، تین توپوں کی سلامی کے ساتھ

شیام بینیگل کی آخری رسومات ادا

ممبئی، 24 دسمبر (ایجنسیز) ہندوستانی سنیما میں 1970 اور 1980 کی دہائیوں میں متوازی سنیما تحریک کے علمبردار شیام بینیگل کی آخری رسومات منگل کو ممبئی میں پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کی گئیں۔ تین توپوں کی سلامی کے ساتھ دادر کے شیواجی پارک قبرستان میں انھیں نذر آتش کیا گیا۔ شیام بینیگل کا انتقال 23 دسمبر کو گردے کی بیماری کی وجہ سے ممبئی کے ایک اسپتال میں انتقال ہوا تھا، وہ 90 سال کے تھے اور 14 دسمبر کو اپنی سالگرہ منائی تھی۔ ان کی مشہور فلموں میں "انکور"، "منڈی"، "نشانت" اور "جنون" شامل ہیں۔ آخری رسومات کے دوران ان کے سنیما کے ہم عصر، ساتھی اور اداکاروں نے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ ان میں نصیر الدین شاہ، رجیت کپور، کلبھوشن کھربندا، ایلا ارون، رتنا پاٹھک شاہ، دیوان شاہ، گلزار، ہنسل مہتا، جاوید اختر اور دیگر اہم شخصیات شامل تھیں۔ گلزار نے اس موقع پر کہا کہ بینیگل نے سنیما میں ایک انقلاب لایا تھا جو دوبارہ نہیں آئے گا۔ اداکار شریاس تلپڑے نے کہا کہ "ویلکم ٹو سجن پور" کی شوٹنگ ان کی زندگی کے سب سے یادگار تجربات میں سے ایک تھی اور بینیگل کی باتیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔

کانگریس 'کنڈکٹ آف الیکشن رولز، 1961' میں

ترمیم کے خلاف، سپریم کورٹ میں عرضی داخل کر کیا چیلنج

نئی دہلی: انتخابات کے انعقاد سے متعلق اصولوں میں حالیہ دنوں کچھ ترامیم کی گئی ہیں، جس پر کانگریس نے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس نے ان ترامیم کو چیلنج پیش کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی ہے۔ اس کی جانکاری پارٹی جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دی۔ دراصل الیکشن کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر حال ہی میں مرکزی وزارت قانون نے 'کنڈکٹ آف الیکشن رولز، 1961' کے رول 93(2)(A) میں ترمیم کی تھی، تاکہ عوامی پبلک انسپکشن (عوامی معائنہ) کے لیے کچھ کاغذات یا دستاویزات کو ممنوع قرار دیا جا سکے۔ یعنی نئی ترامیم کے بعد انتخاب سے متعلق سبھی دستاویزات عوام کے لیے دستیاب نہیں ہوں گے۔ ظاہر ہے، ایسا ہونے سے عام لوگ الیکٹرانک ریکارڈ نہیں مانگ سکیں گے۔ اسی ترمیم کے خلاف کانگریس نے اپنا اعتراض ظاہر کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ کا رخ کیا ہے۔ اس بارے میں جئے رام رمیش نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ''کنڈکٹ آف الیکشنز رولز، 1961 میں حالیہ ترامیم کو چیلنج دیتے ہوئے سپریم کورٹ میں ایک عرضی داخل کی گئی ہے۔ الیکشن کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے۔ اس پر آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخاب کرانے کی ذمہ داری ہے، اس لیے اسے یکطرفہ اور عوامی گفت و شنید کیے بغیر اتنے اہم اصول میں اتنی بے شرمی سے ترمیم کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے۔'' جئے رام رمیش کا کہنا ہے کہ حالیہ ترمیم کی وجہ سے انتخابی عمل کی شفافیت کو دھچکا پہنچتا ہے۔ انھوں نے اپنے پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''یہ بات (خدشہ) خاص طور سے تب سچ ثابت ہو جاتی ہے جب یہ ترمیم انتخابی عمل کو زیادہ شفاف اور جوابدہ بنانے والی اہم اطلاع تک عوام کی رسائی کو ختم کر دیتا ہے۔'' ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ ''انتخابی عمل میں ایمانداری تیزی سے کم ہو رہی ہے۔ امید ہے کہ سپریم کورٹ اسے بحال کرنے میں مدد کرے گا۔''

جموں وکشمیر کے کچھ علاقوں میں انٹارکٹیکا سے بھی زیادہ سردی،

درجہ حرارت منفی 23 ڈگری سیلسیس تک پہنچا

سری نگر: جموں وکشمیر میں اس وقت شدید سردی پڑ رہی ہے۔ کشمیر کے زیادہ تر مقامات پر درجہ حرارت صفر سے کم درج کیا جا رہا ہے۔ جموں وکشمیر میں گزشتہ ایک ماہ سے شدید سردی کا قہر جاری ہے۔ سردی کی شدت کا یہ عالم ہے کہ کشمیر کے کچھ علاقوں میں انٹارکٹیکا سے زیادہ ٹھنڈ پڑ رہی ہے۔ انٹارکٹیکا کے کچھ علاقوں میں درجہ حرارت منفی 1 سے منفی 20 ڈگری سیلسیس تک ہے جبکہ کشمیر کے زوجیلا میں درجہ حرارت منفی 23 ڈگری تک پہنچ گیا ہے۔ ایسے میں یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ جموں وکشمیر کے کچھ علاقوں میں انٹارکٹیکا سے زیادہ سردی ہے۔ محکمہ موسمیات کے افسران کے مطابق منگل کو سری نگر میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 6.6 ڈگری سیلسیس، قاضی گنڈ میں منفی 2.6 ڈگری سیلسیس، پہلگام میں منفی 8.7 ڈگری سیلسیس، کپواڑہ میں منفی 4.6 ڈگری سیلسیس، کوکرناگ میں منفی 4.6 ڈگری سیلسیس، گلمرگ میں منفی 4.7 ڈگری سیلسیس، سونمرگ میں منفی 5.8 ڈگری سیلسیس، زوجیلا میں منفی 0.23 ڈگری سیلسیس، بانڈی پورہ میں منفی 4.6 ڈگری سیلسیس بارہمولہ میں منفی 0.6 ڈگری سیلسیس، بڈگام میں منفی 0.7 ڈگری سیلسیس، گاندربل میں منفی 4.6 ڈگری سیلسیس، پلوامہ میں منفی 5.8 ڈگری سیلسیس، اننت ناگ میں منفی 3.8 ڈگری سیلسیس، کھڈوانی میں منفی 1.7 ڈگری سیلسیس، کولگام میں منفی 8.6 ڈگری سیلسیس، شوپیاں میں منفی 8.8 ڈگری سیلسیس اور لارنو میں منفی 3.8 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ کم از کم اور زائد از زائد درجہ حرارت کے درمیان فرق کی کمی ہی جموں وکشمیر میں سردی کی شدت کی اصل وجہ ہے۔ محکمہ موسمیات نے جموں وکشمیر میں شدید سردی کے حوالے سے جانکاری دی ہے کہ ''کشمیر میں سرد لہر نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ کیونکہ کم از کم درجہ حرارت صفر سے کئی ڈگری کم ہو گیا ہے۔ سردی کی اس شدت کی وجہ سے ڈل جھیل سمیت کئی جھیلوں کے اندرونی کنارے جم گئے ہیں۔'' ساتھ ہی محکمہ موسمیات نے خبردار بھی کیا ہے کہ آئندہ ایک ہفتہ کے دوران کشمیر کے کئی علاقوں میں برف باری کا بھی امکان ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کشمیر میں سردیوں کے سب سے ٹھنڈ 40 دنوں کی مدت کو 'چلّئی کلاں' کہتے ہیں۔ یہ مدت ہر سال 21 دسمبر سے 29 جنوری تک ہوتی ہے۔

کانگریس بیلگاوی میں کرے گی 'نوستیہ گرہ بیٹھک' اور

'جے باپو، جے بھیم، جے سمویدھان' ریلی کا انعقاد

نئی دہلی: کانگریس نے اپنی 26 دسمبر کو کرناٹک کے بیلگاوی میں منعقد ہونے والی ورکنگ کمیٹی کی توسیعی میٹنگ کو 'نو ستیہ گرہ بیٹھک' کا نام دیا ہے اور پارٹی 27 دسمبر کو 'جے باپو، جے بھیم، جے سمویدھان' ریلی منعقد کرے گی۔ یہ اجلاس بیلگاوی کنونشن کے 100 سال مکمل ہونے کی مناسبت سے ہو رہا ہے، جہاں 1924 میں مہاتما گاندھی کو کانگریس کا صدر منتخب کیا گیا تھا۔ کانگریس کے تنظیمی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے بتایا کہ یہ بیٹھک اسی مقام پر منعقد ہوگی جہاں مہاتما گاندھی نے کانگریس کی صدارت سنبھالی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس میٹنگ میں تقریباً 200 رہنما شریک ہوں گے۔ میٹنگ کا آغاز 26 دسمبر کو دوپہر ڈھائی بجے ہوگا اور اس میں دو اہم تجاویز پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بتایا کہ جے باپو، جے بھیم، جے آئین'' ریلی 27 دسمبر کو منعقد ہوگی۔ یہ ریلی مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر سے متعلق بیان کے تناظر میں رکھی گئی ہے۔ کانگریس نے اس بیان کے خلاف مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا ہے اور موجودہ ہفتے کو امبیڈکر اعزاز ہفتہ'' کے طور پر منا رہی ہے۔ کانگریس کا یہ اجلاس اور ریلی نہ صرف تاریخی اہمیت کی یاد دہانی کراتے ہیں بلکہ موجودہ سیاسی ماحول میں کانگریس کے مؤقف کو واضح کرنے کی کوشش بھی ہیں۔ کانگریس کے مطابق ان تقریبات کے ذریعے آئین، سیکولرزم اور سماجی انصاف کے تئیں اس کے عزم کو مضبوطی سے اجاگر کیا جائے گا۔ کانگریس کا یہ اقدام تاریخی تناظر اور موجودہ سیاسی حالات کے درمیان ایک اہم پیغام دینے کی کوشش ہے، جس میں بابا صاحب امبیڈکر کے نظریات اور مہاتما گاندھی کے اصولوں کو یکجا کر کے پیش کیا گیا ہے۔

بھگدڑ معاملے میں الوارجن پھر پہنچے تھانے، پوچھ تاچھ شروع

حیدرآباد: 24 / ڈسمبر (ایجنسیز) پشپا-2 کی اسکریننگ کے دوران سندھیا تھیٹر میں مچی بھگدڑ کے معاملے میں اداکار الوارجن ایک بار پھر حیدرآباد پولیس کے سامنے پیش ہوئے ہیں۔ آج صبح وہ اپنی رہائش گاہ سے سیدھے پولیس اسٹیشن پہنچے جہاں پولیس کے ذریعہ ان سے پوچھ تاچھ کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ واضح ہو کہ پشپا-2 کی اسکریننگ کے دوران ہوئی بھگدڑ میں ایک خاتون کی موت ہو گئی تھی جبکہ اس کے 2 بچے بھی اس حادثہ میں زخمی ہوئے تھے۔ نیوز ایجنسی اے این آئی کے مطابق آج منگل کو اداکار الوارجن سے پولیس پوچھ تاچھ کرنے والی تھی۔ اس کے لیے الو کو چکڑ پلی اسٹیشن پہنچنا تھا جہاں ان کے پہنچنے سے قبل پولیس تھانہ کے باہر تحفظ کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ اس سلسلے میں اے این آئی نے ایک ویڈیو بھی پوسٹ کیا ہے جس میں الوارجن پولیس اسٹیشن کے باہر اپنی گاڑی سے اترتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ الو ارجن کے سسر کنچرلا چندر شیکھر ریڈی آج صبح میں جبلی ہلس واقع ان کی رہائش گاہ پر پہنچے اور ان سے ملاقات کی۔ ذرائع کے مطابق حیدرآباد پولیس نے اداکار الوارجن کو نوٹس جاری کر کے سندھیا تھیٹر واقعہ کے سلسلے میں پیش ہونے کو کہا تھا۔ اس سلسلے میں الوارجن کی رہائش گاہ کے باہر تحفظ کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔

ناسا کا ایئر کرافٹ آج سورج کے انتہائی قریب پہنچے گا

درجہ حرارت ہوگا 980 ڈگری سلسیس

نیویارک: نظام شمسی کا مرکز سورج، جس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جانکاری حاصل کرنا صدیوں سے سائنسدانوں کا ایک مقصد رہا ہے، آج اپنے قریب سے ناسا کے اہم ترین خلائی طیارہ کو گزرتے ہوئے دیکھے گا۔ آج ناسا کی تاریخ کا سب سے تیز ترین خلائی طیارہ 'پارکر سولر پروب' اس پُراسرار ستارے (سورج) کے انتہائی قریب جانے کے لیے تیار ہے۔ امریکہ کی خلائی ایجنسی ناسا کا خلائی طیارہ 'پارکر سولر پروب' (پی ایس پی) آج (24 دسمبر 2024) کی شام چمکتے سورج کے انتہائی قریب سے گزرنے والا ہے۔ واضح ہو کہ 'پارکر سولر پروب' اب تک کے کسی بھی خلائی ہوائی جہاز کے مقابلے میں سب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ سفر کر رہا ہے۔ یہ خلائی ہوائی جہاز 692000 کلومیٹر فی گھنٹہ کی حیرت انگیز رفتار سے چل رہا ہے جو زمین سے چاند تک پہنچنے میں محض 1 گھنٹہ سے بھی کم وقت لے گا۔ یہ خلائی ہوائی جہاز 2018 میں لانچ ہوا تھا اور اب یہ سورج کے بہت قریب سے گزرنے والا ہے۔ اس خلائی طیارہ کو ایسا ڈیزائن کیا گیا ہے کہ یہ تقریباً 1،600 سے 1،700 ڈگری فارن ہائیٹ (870 سے 980 ڈگری سیلسیس) تک کے درجہ حرارت کو برداشت کر سکتا ہے۔ اس میں لگے تھرمل شیلڈ اور جدید آلات اسے گرمی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ٹیسٹنگ کے بعد ہی اس فوم سے شیلڈ بنائی گئی تھی۔ خلائی ہوائی جہاز نے اب تک سورج کے گرد کئی چکر مکمل کر لیے ہیں۔ اس کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ سورج کی سطح سے صرف 5.4 ملین میل کے فاصلے پر پہنچے گا جو خلا کے لحاظ سے بہت قریب ہے۔ اس خلائی طیارہ کو جانس ہاپکنز اپلائیڈ فزکس لیبارٹری (جے ایچ یو اے پی ایل) میں ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس خلائی ہوائی جہاز کو 12 اگست 2018 کو امریکہ کے فلوریڈا شہر کے کیپ کینا ویرل ایئر فورس اسٹیشن سے سورج کے بیرونی 'کورونا' کا مطالعہ کرنے کے لیے لانچ کیا گیا تھا۔ یہ سورج کی فضا میں براہ راست جانے والا پہلا خلائی طیارہ ہے۔ سورج کی سطح سے تقریباً 4 ملین کے فاصلے پر رہے گا۔ یہ خلائی طیارہ اب تک انسان کی بنائی گئی سب سے تیز رفتار شئے ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس خلائی طیارہ کا اصل مقصد سورج کے ان اسرار کو سلجھانا ہے جنہیں زمین سے سمجھ پانا ممکن نہیں ہے۔ جیسے سورج کے 'کورونا' (بیرونی دائرہ) کا درجہ حرارت اس کی سطح سے لاکھوں گنا زیادہ کیوں ہے؟ کیا سورج کی سرگرمیوں کا ہماری زمین پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے؟ ساتھ ہی یہ خلائی طیارہ سورج کی بیرونی سطح سے اٹھنے والے شمسی طوفانوں کے بارے میں بھی جانکاری فراہم کرے گا۔ یہ شمسی طوفان سیٹلائٹ اور الیکٹرانک گیزٹس کو متاثر کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ اس تاریخی مشن سے سائنسدانوں کو شمسی سرگرمیوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اس کے ڈیٹا کا استعمال کر کے جی پی ایس اور سیٹلائٹ تکنیک کو بہتر بنایا جا سکے گا۔ زمین پر آنے والے شمسی طوفانوں سے بچاؤ کے لیے مناسب اقدامات بھی کیے جا سکیں گے۔ سائنسدانوں کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق آج کے بعد یہ خلائی طیارہ 22 مارچ 2025 اور 19 جون 2025 کو سورج کے انتہائی قریب سے گزرے گا۔

ایک ملک، ایک انتخاب۔ منظر پس منظر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

آزاد ہندوستان کا پہلا انتخاب 1952 میں ہوا تھا، دستور کے اعتبار سے ہندوستان ریاستوں کا وفاق ہے، اس لیے اس وقت ریاستی حکومتوں کی تشکیل کے لیے پارلیامنٹ اور ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ساتھ کرائے گیے تھے، تاکہ ملک کا وفاقی ڈھانچہ مضبوط بنیادوں پر کھڑا ہوسکے، رجواڑوں اور نوابوں کے نرغے سے آزاد ریاستوں کی نئی حد بندی کی وجہ سے یہ سلسلہ 1957ء میں باقی نہیں رہ سکا، چنانچہ اس سال صرف چھہتر فی صد ریاستوں میں ہی پارلیمانی انتخاب کے ساتھ اسمبلی انتخابات کرائے جاسکے، 1959ء میں اس وقت کی کانگریسی حکومت نے آزاد ہندوستان میں پہلی بار دفعہ 356 کا سہارا لے کر کیرل کی نمبو دری پد سرکار کو برخواست کر دیا، ایسے میں ممکن نہیں رہا کہ پارلیامنٹ اور اسمبلی کا انتخاب ایک ساتھ ہو، چنانچہ کیرل میں 1960ء میں پھر سے ضمنی انتخاب کرایا گیا جو ملک کی تاریخ کا پہلا ضمنی انتخاب تھا، 1962ء اور 1967ء میں جن ریاستی حکومتوں کی مدتِ کار پارلیامنٹ کے ساتھ ختم ہوگئی تھی، وہاں پارلیمانی انتخاب کے ساتھ ہی ریاستی انتخابات کرائے گیے اور جن کی مدت کا پوری نہیں ہوتی تھی، اس کے انتخابات مدت کار کی تکمیل کے بعد کرائے گیے، 1977ء میں جب ایمرجنسی کے بعد پہلے انتخاب میں کانگریس کو بُری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا، خود اس وقت کی وزیر اعظم اور مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے میں کامیاب اندرا گاندھی جو خاتون آہن کے لقب سے جانی جارہی تھیں، اپنی رائے بریلی سیٹ ہار گئیں اور ان کے روایتی حریف راج نرائن نے ان سے گاندھی خاندان کی یہ روایتی سیٹ چھین لی، جے پرکاش نرائن کانگریس مخالف تمام پارٹیوں کو یک جٹ کرنے میں کامیاب ہوگیے اور جنتا پارٹی قائم ہوئی، جس کی ایک حلیف جماعت جن سنگھ بھی تھی، مرار جی ڈیسائی وزیر اعظم ہوئے اور انہوں نے یہ کہہ کر کہ ملک نے کانگریس کے خلاف ووٹ دیا ہے، نو ریاستوں کی کانگریسی حکومت کو یا تو برطرف کر دیا، یا کانگریسی حکومتوں نے خود سے استعفیٰ دیدیا، ان ریاستوں میں صدر راج لگایا گیا اور بعد میں ریاستی انتخابات کرائے گیے، ایسے میں پارلیامنٹ کے ساتھ ریاستوں کے انتخاب کی روایت بالکلیہ ختم ہوگئی اور ریاستی انتخاب کا مدار مدت کار کی تکمیل پر قرار پایا۔ 1983ء میں الیکشن کمیشن نے پھر سے پالیامنٹ اور ریاستی اسمبلیوں کے انتخاب ایک ساتھ کرانے کا مشورہ دیا، حکومت کی نظر میں یہ کام ملک کے وفاقی ڈھانچے کو کمزور کرسکتا تھا، اس لیے اس پر توجہ نہیں دی گئی 1999ء میں لا کمیشن نے ایک ساتھ انتخاب کرانے پر زور دیا، لیکن اسے ملک کے مفاد میں نہیں سمجھا گیا، 2014ء میں کانگریس حکومت کا اختتام ہوا اور بی جے پی اکثریت کے ساتھ مرکزی حکومت پر قابض ہوئی، 2015ء میں پارلیامنٹ کی مجلس قائمہ نے ایوان میں اپنی رپورٹ رکھی، لاکمیشن نے 2018ء میں جج پی، ایس چوہان کی صدارت میں قانونی مسودہ جاری کیا، جس میں یہ بات صاف کہی گئی تھی کہ موجودہ دستور کے مطابق ایک ساتھ انتخاب نہیں کرائے جاسکتے، ظاہر ہے یہ بات بی جے پی اور آر ایس ایس کو پسند نہیں آئی، چنانچہ وزیر اعظم نریندر مودی نے 2019ء میں ایک ملک ایک انتخاب کے موضوع پر تمام سیاسی پارٹیوں کو مدعو کیا، اس طرح ایک بار پھر یہ بحث کا موضوع بنا، لیکن اتفاق رائے نہیں ہوسکا، مرکزی حکومت اسے سرد بستے میں ڈالنا نہیں چاہتی تھی، اس لیے اس نے 2 دسمبر 2023ء کو سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کی صدارت میں اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی، تاکہ وہ اس کے امکانات پر غور کرے، اس کمیٹی میں مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ، کانگریس کے سابق لیڈر غلام نبی آزاد، پندرہویں مالیاتی کمیشن کے سابق صدر این کے سنگھ، پارلیامنٹ کے سابق جنرل سکریٹری ڈاکٹر کمار کیشپ، سینئر وکیل ہریش سالوے، چیف وجیلنس کمشنر سنجے کوٹھاری کو شامل کیا گیا، خصوصی مدعوئین میں قانون راجیہ منتری ارجن رام میگھوال اور ایچ ایل سی سکریٹری کی حیثیت سے ڈاکٹر نتن چندرا بھی شامل کیے گیے، اس کمیٹی نے مبینہ طور پر تمام سیاسی پارٹیوں، ججوں، الگ الگ حلقوں کے ماہرین سے تبادلہ خیال کے بعد اپنی تفصیلی رپورٹ مارچ 2024ء میں 18626 صفحات پر مشتمل صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کو پیش کر دیا اور ستمبر 2024ء میں مرکزی وزارت نے رپورٹ کو اپنی منظوری بھی دیدی، کووند کمیٹی کو اس رپورٹ کے تیار کرنے میں 191 دن لگے، کمیٹی کے صدر کے بقول اس درمیان انہوں نے سینتالیس سیاسی جماعتوں سے رائے لی، ان کے مطابق بتیس (32) سیاسی جماعتوں نے ایک دیش، ایک چناؤ کے تجویز کی حمایت کی اور کہا کہ اس سے وسائل کی بچت ہوگی، سماجی تال میل بنائے رکھنے میں مدد ملے گی، معاشی تیز رفتاری کو اس سے فروغ ملے گا، پندرہ (15) سیاسی جماعتوں نے تجویز کی پر زور مخالفت کی، عوامی رائے جاننے کے لیے کمیٹی کی جانب سے پورے ہندوستان کے اخبارات میں اشتہارات دیے گیے اور ان سے رائے مانگی گئی، عوام نے رائے دینے میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی، صرف پورے ہندوستان سے 21558 لوگوں نے اپنی رائے بھیجی، بھیجنے والے زیادہ تر بی جے پی اور آر ایس ایس کے لوگ تھے، اس لیے اسّی فی صد رائے انتخابات ایک ساتھ کرانے کی آئی، آخری مرحلہ میں بھارت کے چار سابق چیف جسٹس، بارہ ہائی کورٹ کے جج، چار سابق الیکشن کمشنر، آٹھ ریاستی انتخابی ذمہ دار، لاکمیشن کے صدر کو ان کی ذاتی حیثیت سے بات چیت کے لیے بلایا گیا، الگ الگ انتخاب سے معاشی نقصانات کے تجزیہ کے لیے، سی، آئی، آئی، فکی، ایسو چرم جیسے معاشی ماہرین کی رائے لی گئی، رائے لینے میں انتخاب اس فکر وخیال کے لوگوں کا کیا گیا جو حکمراں کے کہنے پر دن کو رات ہی نہیں کہتے، بلکہ آگے بڑھ کر کہتے ہیں کہ ہاں ہاں دیکھئے وہ چاند تارے نکلے ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کی رائے یہی تھی کہ ایک ساتھ انتخابات کرائے جائیں۔ چنانچہ کووند کمیٹی نے جو رپورٹ تیار کی، اس میں صاف صاف لکھا کہ انتخاب دو مرحلوں میں کرایا جائے، پہلے مرحلہ میں پارلیامنٹ اور ریاستی اسمبلیوں کے انتخاب کرائے جائیں اور دوسرے مرحلہ میں نگر پالیکا اور پنچایت کے چناؤ ہوں گے، البتہ دوسرے مرحلہ کا انتخاب پارلیامنٹ اور ریاستی اسمبلی انتخاب کے سو دنوں کے اندر ہونے چاہیے، تمام انتخابات میں ووٹر لسٹ اور رائے دہندگان کے شناختی کارڈ ایک ہوں گے، اس کے لیے دستور میں ضروری تبدیلی کی جائے اور الیکشن کمشنر کی صلاح سے کیا جائے۔ کمیٹی نے اس مسئلہ پر کہ اگر ریاستی اسمبلی اور پارلیامنٹ کسی وجہ کر وقت سے پہلے تحلیل ہو جائے تو مشورہ دیا ہے کہ بچے ہوئے وقت کے لیے ضمنی انتخاب کرایا جائے گا، اگر دو سال پر ایسا ہوا تو ضمنی انتخاب کے بعد آنے والی حکومت کی مدت کار صرف تین سال ہوگی، اسی طرح ریاست کا نئے انتخاب کے بعد مدت کار اگر اسے دل بدلنے یا کسی اور وجہ سے برخواست نہیں کیا گیا تو وہ پارلیامنٹ کی مدت تک ہی کام کر سکے گی، کمیٹی نے یہ بھی سجھاؤ دیا ہے کہ 2029 کے انتخاب ایک ساتھ کرانے کے لیے تمام ریاستی اسمبلیوں کی مدت کار کم کر دیا جائے تاکہ 2029 کا انتخاب ایک ملک ایک انتخاب کے فارمولے پر کرایا جاسکے۔ اس رپورٹ کے دینے کے بعد رام ناتھ کووند کمیٹی کا کام پایہ تکمیل کو پہونچ گیا، مرکزی کابینہ نے اسے نہ صرف منظور کرلیا، بلکہ پارلیامنٹ میں اس بل کو پیش بھی کر دیا، سیاسی پارٹیوں نے 17 دسمبر 2024ء کو اس بل پر چرچا کے لیے اپنے اپنے ارکان کو ایوان میں حاضر رہنے کے لیے وھپ جاری کر دیا، بل پر زوردار بحث ہوئی، سارا حزب مخالف انڈیا اتحاد مخالفت میں کھڑا ہوگیا، بی جے پی کے لیڈر نے کانگریس کو خوب کوسا، وزیر قانون نے اس بل کو آئینی قرار دیا، جس سے کسی بھی طرح ریاست کے اختیارات میں کمی نہیں آتی، اس بل کے ذریعہ آئین کے بنیادی ڈھانچے میں چھیڑ چھاڑ بھی نہیں کیا جارہا ہے، اس سے نہ تو پارلیامنٹ کی طاقت کمزور ہورہی ہے اور نہ ہی مقننہ کی، انڈیا اتحاد کے لوگوں نے بھی خوب کھری کھوٹی سنائی، بل کو جمہوریت، وفاقی ڈھانچے، آئین کی بنیادی روح کے خلاف، ریاستوں میں صدر راج کے فروغ اور حقیقی جمہوریت کے لیے خطرناک بتایا، بعضوں کی رائے تھی کہ اس بل کا اصل مقصد نیا آئین لانا ہے۔ زوردار بحث کے بعد ووٹنگ ہوئی، جس میں بل کی حمایت میں 269 اور مخالفت میں 198 ووٹ پڑے اور ثابت ہوگیا کہ مرکزی حکومت کم از کم اس وقت بل کو پاس نہیں کراسکتی، کیوں کہ دستور میں تبدیلی کے لیے دو تہائی اکثریت چاہیے جو اس کے پاس دونوں ایوانوں میں نہیں ہے، اس لیے اسے سال دو سال سرد بستے میں ڈالنے کی غرض سے امیت شاہ کے مشورے اور مرکزی وزیر قانون ارجن رام میگھوال کی تجویز کے مطابق اسپیکر نے جوائنٹ پارلیامنٹری کمیٹی (JPC) کے حوالہ کرنے کا فیصلہ کر دیا، اب جے پی سی بنے گی اور وسیع صلاح ومشورہ کے بعد اپنی رپورٹ اسپیکر کے حوالہ کرنے کا فیصلہ کر دیا، اب جے پی سی وسیع صلاح ومشورہ کے بعد اپنی رپورٹ اسپیکر کو سونپے گی، پھر ایوان میں اس پر بحث کیا جائے گا، تب تک کے لئے یہ معاملہ ٹھنڈا گیا ہے، جے پی سی کی رپورٹ دونوں ایوان سے پاس ہونے کے بعد اسے صدر جمہوریہ کی منظوری کے لیے بھیجا جائے گا، ان کی منظوری کے بعد ہی یہ قانون بن سکے گا، مطلب ہنوز دلی دور است، موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اگر یہ بل منظور ہوتا ہے تو دستور کی کم از کم پانچ دفعات میں تبدیلی کرنی ہوگی تبھی اس بل کا نفاذ ممکن ہو سکے گا، جن دفعات کو بدلنا ہوگا، ان میں 83،85،172،174 اور 356 ہیں۔ دفعہ 83 میں کہا گیا ہے کہ پارلیامنٹ اپنی پہلی نشست کی تاریخ سے پانچ سال کے لیے ہوگی، دفعہ 85 ضرورت پڑنے پر صدر جمہوریہ کو پارلیامنٹ تحلیل کا اختیار دیتا ہے، دفعہ 172 میں اسمبلیوں کی مدت کار پہلی بیٹھک سے پانچ سال مقرر ہے۔ دفعہ 175 میں گورنر کو ضرورت پڑنے پر اسمبلی تحلیل کرنے کی قوت دی گئی ہے، دفعہ 356 مرکزی حکومت کو ریاستوں میں قانون کی بالادستی باقی نہ رہنے کی صورت میں صدر راج نافذ کرنے کا اختیار تفویض کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس بل کے پاس ہونے کی صورت میں عوامی نمائندگی قانون 1951 میں بھی ترمیم کرنی ہوگی، ایک فہرست رائے دہندگان اور ایک شناختی کارڈ کو لاگو کرنے کے لیے دفعہ 325 کو بھی بدلنا ہوگا اور مرکزی اقتدار کے تحت لائے گیے تمام ریاستوں کے قانون زیر بحث آئیں گے، اور جموں کشمیر کی نئی تشکیل پر بھی غور کرنا ہوگا۔ اس طرح دیکھیں تو ایک ساتھ چناؤ کرانے کا راستہ آسان نہیں ہے، عوامی وسائل کی بچت، انتظامی اور دفاعی امور پر بوجھ کی کمی، سرکاری اسکیموں کا وقت پر نفاذ، انتظامی مشنری کا ترقیاتی کاموں کے لیے استعمال کہہ کر حکومت کے ذریعہ عوام کو مطمئن نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ جن ریاستوں کے پانچ سال پورے نہیں ہوئے انہیں قبل از وقت تحلیل کرنا ریاست کی حکومت اور عوام پسند نہیں کرے گی، اس منصوبے کو لاگو کرنے میں اضافی ای وی ایم، وی وی پیٹ کی ضرورت ہوگی، کیوں کہ اگر ایک ساتھ چناؤ کرا ئے جائیں گے تو اس کے لیے ای وی ایم اور وی وی پیٹ کی دوگنی تعداد کی ضرورت ہوگی، اس کے علاوہ ہر پندرہ سال پر ای وی ایم کو بدلنا ہوگا، جس سے انتخابی لاگت بڑھے گی، گذشتہ جنوری میں الیکشن کمیشن نے بتایا کہ ایک ملک ایک انتخاب کے لیے ہر پندرہ سال پر دس ہزار کروڑ روپے کی ضرورت ہوگی، ایک ساتھ چناؤ کرانے کے لیے اضافی کارکنوں کی بھی ضرورت ہوگی، جس کی وجہ سے ریاستیں غیر معمولی دباؤ کی شکار ہوں گی، ای وی ایم اس تعداد میں آ بھی جاتے ہیں تو انہیں محفوظ رکھنے کے لیے بڑی جگہ کی ضرورت ہوگی اور مالیاتی بوجھ بھی بڑھے گا، یہ خواب وخیال کی بات ہے کہ ایک ساتھ انتخاب کرانے میں پارلیامینٹری انتخاب کے خرچہ سے ہی اسمبلی انتخابات کا انعقاد ہوجائے گا اور مالیات کی بچت ہوگی۔

ایں خیال است ومحال است وجنوں

اس کے علاوہ ریاستی مدّے اور معاملات کی ان دیکھی ہوگی، چھوٹی اور علاقائی پارٹیوں کا خاتمہ ہو جائے گا، ریاستوں کے مسائل پس پشت چلے جائیں گے۔ صدر راج لگانے میں مرکزی حکومت کو آسانی ہوگی۔ اب تک صدر جمہوریہ مختلف معاملات ومسائل میں صرف مرکزی حکومت سے مشورہ کرتے تھے۔ اب انہیں الیکشن کمشنر سے بھی مشورہ کرنا ہوگا، اس سے طاقت کا ارتکاز باقی نہیں رہے گا اور جمہوریت کمزور ہوگی۔

روسی حکومت کی بشار الاسد اور اُن کی اہلیہ کے درمیان طلاق کی خبروں کی تردید

'دمشق کا پھول' قرار دی گئی اسما الاسد کون ہیں؟

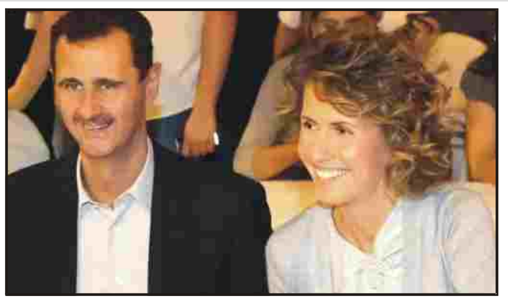

روسی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ شام کے معزول صدر بشار الاسد کی اہلیہ اُن سے طلاق نہیں لے رہی ہیں۔ ترک میڈیا میں گردش کرنے والی خبروں کے مطابق اسما الاسد اپنی شادی ختم کر کے روس سے جانا چاہتی ہیں۔ یاد رہے کہ شام میں باغیوں کی جانب سے حکومت گرائے جانے کے بعد سے بشار الاسد نے اپنی اہلیہ اور بچوں کے ہمراہ روس میں پناہ لے رکھی ہے۔ ایک نیوز کانفرنس کے دوران جب روس کے پریس سیکریٹری دمتری پیسکوف سے بشار الاسد اور اُن کی اہلیہ اسما الاسد کے درمیان طلاق کی خبروں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ 'نہیں اِن (خبروں) میں کوئی صداقت نہیں ہے۔' انھوں نے ان خبروں کی بھی تردید کی کہ بشار الاسد کو روس کے اندر صرف ماسکو تک محدود رکھا گیا ہے اور یہ کہ اُن کے اثاثے منجمد کر دیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ شام میں خانہ جنگی کے دوران روس بشار الاسد حکومت کا اتحادی رہا اور اس کی فوجی مدد بھی کی۔ اتوار کے روز ترک میڈیا پر آنے والی خبروں کے مطابق بشار الاسد اور ان کا خاندان روس کے دارالحکومت ماسکو میں سخت پابندیوں میں زندگی گزار رہا ہے جبکہ شام کی سابق خاتون اول نے طلاق کی ایک درخواست بھی دائر کی ہے کیونکہ وہ لندن جانا چاہتی ہیں۔ اسما الاسد شام کے ساتھ ساتھ برطانیہ کی بھی شہریت رکھتی ہیں لیکن برطانوی سیکریٹری داخلہ پہلے ہی یہ واضح کر چکے ہیں کہ انھیں ملک واپس آنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ رواں ماہ کے آغاز میں پارلیمان میں بات کرتے ہوئے برطانوی سیکریٹری داخلہ ڈیوڈ لامے نے کہا تھا کہ 'میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان (اسما الاسد) پر پابندیاں عائد ہیں اور ان کا برطانیہ میں استقبال نہیں کیا جائے گا۔' انھوں نے مزید کہا کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اپنے تمام تر اختیارات کا استعمال کریں گے کہ اسد خاندان کے کسی فرد کو برطانیہ میں جگہ نہ ملے۔ گذشتہ ہفتے بشار الاسد سے منسوب ایک بیان میں کہا گیا تھا کہ وہ شام نہیں چھوڑنا چاہتے تھے لیکن روسی فوج نے اُنھیں وہاں سے نکال کر ماسکو منتقل کر دیا۔

اسما الاسد کی بشار الاسد سے لندن میں ملاقات اور پھر شادی

اسما الاسد لندن میں شامی نژاد خاندان میں پیدا ہوئیں جہاں اُن کا نام اسما الاخرس رکھا گیا۔ اُن کے والد فواز الاخرا، ماہر امراض قلب تھے اور ایک پرائیویٹ کلینک چلاتے تھے۔ اُن کی والدہ سحر ایک سفارتکار تھیں اور لندن میں شامی سفارتخانے میں فرسٹ سیکریٹری کے طور پر کام کر چکی تھیں۔ سنی مسلم فرقے سے تعلق رکھنے والی اسما نے ایک پرائیویٹ گرلز سکول سے تعلیم حاصل کی، بعد میں معروف کنگز کالج سے کمپیوٹنگ میں گریجویشن کی اور پھر لندن میں ایک بینکر کے طور پر اپنا کیریئر شروع کیا۔ وہاں اُن کی ملاقات بشار الاسد سے ہوئی جنھوں نے طب میں گریجویشن کیا تھا اور امراض چشم میں مہارت حاصل کر رہے تھے۔ بشار کے والد حافظ اسد کی وفات جون 2000 میں ہوئی۔ ان کی موت کے فوری بعد 34 سالہ بشار الاسد کو فوری طور پر شام کا صدر مقرر کر دیا گیا تھا۔ بشار الاسد نے حلف اٹھانے کے بعد ایک نیا سیاسی لہجہ اختیار کرتے ہوئے شفافیت، جمہوریت، ترقی، جدت، احتساب اور ادارہ جاتی سوچ کو اپنانے کی بات کی۔ اقتدار میں آنے کے چند ماہ بعد بشار الاسد نے اسما الاخرس سے شادی کر لی جس نے بہت سے لوگوں کو حیران کر دیا۔ بی بی سی کے مشرق وسطیٰ کے ایک سابق نامہ نگار کم غطاس بتاتے ہیں کہ اُس وقت بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ ایک برطانوی خاتون اور ایک سنی فرقے کی مسلمان لڑکی سے شادی ترقی اور انضمام کی علامت ہوسکتی ہے اور یہ ایک سنی اکثریتی ملک میں اصلاحات کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ لیکن برسوں کے دوران یہ بات واضح ہوگئی کہ بشار بالکل اپنے والد کی طرح تھے، ایک سخت گیر رہنما جو بظاہر اصلاح پسند نظر آتے تھے۔ کم غطاس کے مطابق 'ایک گمنام خاندانی ذریعہ نے کہا تھا کہ بشار الاسد نے اسما سے شادی یہ جانتے ہوئے کی کہ وہ شام کا جدید چہرہ دکھانے میں انمول ثابت ہوں گی۔' تاہم کم غطاس کا کہنا ہے کہ 'خاتون اول کے طور پر اسما کا نقطہ نظر اسد خاندان کے اندر کشیدگی کا باعث بنا، خاص طور پر صدر کی بہن بشریٰ اور ان کی والدہ انیسہ کو عوامی رابطے زیادہ نہیں بھاتے تھے۔'

'صحرا میں گلاب'

فروری 2011 میں فیشن میگزین 'ووگ' نے شام کی خاتون اول کا 200,3 الفاظ پر مشتمل پروفائل شائع کیا جس کا عنوان تھا 'صحرا میں گلاب'۔ اس مضمون میں انھوں نے اسما کو گلیمرس قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ شام مشرق وسطیٰ کا سب سے محفوظ ملک ہے۔ لیکن صرف ایک ماہ بعد پولیس نے درعا شہر میں پرامن، جمہوریت نواز مظاہرین پر تشدد کیا جس سے ایک تنازع شروع ہوا جس میں تقریباً پانچ لاکھ افراد کی جانیں گئیں اور لاکھوں افراد بے گھر ہوگئے۔ اس سال بین الاقوامی سطح پر شام کی خاتون اول کو ایک مختلف روپ میں دیکھا گیا۔ 'ووگ' پروفائل سامنے آنے کے فوراً بعد نیویارک ٹائمز نے رپورٹ کیا کہ یہ مضمون بشار الاسد حکومت کی مہم کا حصہ تھا، جس میں ایک امریکی پبلک ریلیشن فرم کو ماہانہ 000,5 ڈالر ادا کرنا بھی شامل تھا جس نے ووگ اور اسما الاسد کے درمیان ثالث کے طور پر کام کیا تھا۔ اس مضمون کو جلد ہی ووگ کی ویب سائٹ سے ہٹا دیا گیا اور اشاعت کی ڈائریکٹر اینا ونٹور نے اسد حکومت کی مذمت کرتے ہوئے بیان جاری کیا۔

بیماری کو شکست

سنہ 2012 میں یورپی یونین نے اسما پر پابندیاں عائد کرتے ہوئے ان کے سفر پر پابندی لگا دی اور ان کے اثاثے منجمد کر دیے لیکن اسما نے اپنے شوہر کی حمایت میں بیانات جاری کیے اور اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ 'تشدد کے متاثرین' کو تسلی دینے کے لیے وقف ہیں۔ روسی ٹیلی ویژن کے ساتھ اپنے سنہ 2016 کے انٹرویو میں اسما نے کہا کہ وہ بے گھر اور زخمیوں، شامی فوجیوں اور جنگ میں ہلاک ہونے والوں کے خاندانوں کے لیے مدد کا انتظام کرنے کے لیے اپنے عہدے کا استعمال کر رہی ہیں۔ سنہ 2018 میں شامی حکام نے آگاہ کیا کہ اسما الاسد چھاتی کے کینسر کا علاج کروا رہی ہیں۔ سنہ 2019 میں شام کے سرکاری ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ کینسر کی جلد تشخیص کی وجہ سے وہ صحتیاب ہوگئی ہیں۔ مئی 2024 میں شام کے صدارتی دفتر نے اطلاع دی تھی کہ اسما الاسد میں لیوکیمیا کی تشخیص ہوئی ہے۔ روئٹرز نیوز ایجنسی نے رپورٹ کیا کہ 'بیان کے مطابق 48 سالہ اسما کو علاج کے خصوصی پروٹوکول سے گزرنا پڑے گا جس کے تحت انھیں خود کو الگ تھلگ کرنا پڑے گا اور اس کے نتیجے میں وہ عوامی مصروفیات سے دور رہیں گی۔'

جب انڈین نوجوان کا آئی فون 13 چندے کے ڈبے میں گر کر 'بھگوان' کا ہوگیا

فون کھو جانے یا چوری ہو جانے کا دکھ ایسا ہوتا ہے جیسے آپ کی روزمرہ زندگی ہی رک گئی ہو اور ایسا ہی کچھ انڈیا میں بھی ہوا جب ایک نوجوان مندر گیا اور اپنے فون سے محروم ہو گیا۔ لیکن اس نوجوان کا فون نہ تو چوری ہوا اور نہ ہی وہ اسے کہیں رکھ کر بھول گئے بلکہ ان کا فون چندہ جمع کرنے والے ڈبے میں گر گیا۔ انڈیا کے شہر چنئی میں جب دنیش نامی نوجوان مندر پوجا کرنے کے لیے گئے تو غلطی سے ان کا آئی فون چندہ جمع کرنے والے ڈبے میں گر گیا اور اب وہ اپنا فون حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ حکام نے انھیں بتایا ہے کہ اب یہ فون 'بھگوان' کا ہو چکا ہے۔ لیکن دنیش کا فون چندہ جمع کرنے والے ڈبے میں گرا کیسے؟ دنیش چنئی کے رہائشی ہیں اور چنئی میٹروپولیٹن ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سی ایم ڈی اے) میں کام کرتے ہیں۔ بی بی سی تمل سے بات کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ 'جب میں ترو پورور میں موروگن مندر جا رہا تھا تو میں نے غلطی سے اپنا آئی فون (13 پرو میکس) وہاں چندہ جمع کرنے والے ڈبے میں گرا دیا۔' دنیش نے اس بارے میں مندر کے حکام کو آگاہ کیا۔ حکام نے جب چندہ جمع کرنے والا باکس کھولا تو انھیں وہاں سے دنیش کا فون تو ملا تاہم انھوں نے فون واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ دنیش کے مطابق حکام کا کہنا ہے کہ اصول کے مطابق مندر کے چندہ خانے میں آنے والی ہر چیز 'سوامی' کی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حکام نے دنیش کو آئی فون واپس کرنے سے تو انکار کر دیا لیکن ان کو موبائل سے اپنی تصاویر، ویڈیوز اور دیگر ڈیٹا ہٹانے کی اجازت دے دی۔ 'چندہ خانے میں ڈالی جانے والی ہر چیز مندر کی ملکیت ہوتی ہے' مندر کے ایگزیکٹو افسر کمارویل کا کہنا ہے کہ 'مندر میں چندہ جمع کرنے کے لیے چھ فٹ اونچا ڈبہ ہے۔ اس میں موبائل فون کا گرنا ممکن نہیں۔' انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ 'دنیش اگست کے مہینے میں درشن کے لیے مندر آئے اور ستمبر میں انھوں نے مندر انتظامیہ کو درخواست دی کہ ان کا فون کھو گیا۔' دنیش نے اپنی درخواست میں لکھا کہ ممکن ہے کہ ان کا فون چندہ جمع کرنے والے باکس میں گر گیا ہو لہذا جب اس ڈبے کو کھولا جائے تو انھیں مطلع کیا جائے اور ہم نے ایسا ہی کیا۔' گزشتہ جمعرات کو اس ڈبے کو محکمہ اوقاف کی جوائنٹ کمشنر راج لکشمی اور مندر کے ایگزیکٹو افسر کمارویل کی موجودگی میں کھولا گیا۔ محکمہ خیرات کی جانب سے دی جانے والی معلومات کے مطابق اس وقت وہاں سے 52 لاکھ روپے نقد، 289 گرام سونا، 6920 گرام چاندی جبکہ ایک آئی فون بھی ملا۔ مندر کے ایگزیکٹو افسر کمارویل کے مطابق انھوں نے دنیش کو کہا ہے کہ وہ اپنے موبائل کے بارے میں تفصیلات انھیں تحریری طور پر فراہم کریں۔ ہم اپنے سینیئر حکام سے اس بارے میں بات کر کے انھیں آگاہ کریں گے۔' تاہم کمارویل نے بتایا کہ تمل ناڈو کے محکمہ اوقاف کے مطابق مندر کو چندے کی صورت میں ملنے والی ہر چیز پر کنٹرول حاصل ہوتا ہے۔ کوئی بھی شخص جو بھی عطیہ کرنا چاہے، وہ اس ڈبے میں ڈال سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ چیز خود بخود مندر کی ملکیت بن جاتی ہے۔' کمارویل نے مزید کہا کہ 'میں نے اس سے پہلے ایسا کچھ ہوتا ہوا نہیں سنا۔ اس لیے اب ہمارے سینیئر حکام یہ فیصلہ کریں گے کہ عطیہ خانے میں موجود الیکٹرانک اشیا کو اس کے حقیقی مالک کو واپس کیا جانا چاہیے یا نہیں۔' مندر کے حکام کی جانب سے اس موقف کے بعد کے موبائل فون کا چھ فٹ اونچے چندہ جمع کرنے والے باکس میں گرنا ناممکن ہے، ہم نے دنیش سے رابطہ کیا تو انھوں نے کہا کہ 'موبائل وہیں غلطی سے گرا' تاہم انھوں نے اس کے بعد ہمارے کسی سوال کا جواب دینے سے انکار کیا۔

پاکستان میں پنجاب میں بچوں کی شرح اموات سب سے زیادہ

لاہور۔ 24/ دسمبر۔ ایم این این۔ فیکٹ شیٹ نوزائیدہ بچوں کی بقا کو خاندانی منصوبہ بندی سے جوڑتی ہے، خوراک کی کمی، ماؤں کی خراب صحت اور آبادی میں اضافے کی بلند شرح پنجاب میں ہر 1000 میں سے 73 نوزائیدہ بچوں کی ایک سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے موت کا سبب بنتی ہے۔ ایک غیر سرکاری تنظیم پاپولیشن کونسل کے ماہرین کے مطابق پنجاب کی ایک بڑی آبادی فیملی پلاننگ پر عمل نہیں کر رہی جس کے بغیر نومولود بچوں کی شرح اموات میں کمی نہیں ہوسکتی۔ تنظیم نے جاریہ سال کی اپنی آخری فیکٹ شیٹ میں ملک میں آبادی میں اضافے سے متعلق تازہ ترین اعداد وشمار شیئر کیے ہیں۔ تشویشناک حقائق میں ملک میں نوزائیدہ بچوں کی اموات کا سب سے زیادہ تناسب پنجاب میں شامل ہے۔ حقائق نامہ کے مطابق ملک میں ہر 1,000 میں سے 62 بچے ایک سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں۔ اگر ملک میں لوگوں کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں کو اپنایا جائے تو سالانہ ہزاروں بچوں کی جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔ حقائق نامہ ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان میں خاندانی منصوبہ بندی کا موجودہ تناسب 34 فیصد ہے۔ فیصد کو 52 تک بڑھانا ہر سال 140,000 بچوں کی زندگیاں بچانے کا باعث بن سکتا ہے۔ پنجاب میں صورتحال زیادہ نازک ہے جہاں پہلے سال میں ایک ہزار میں سے 73 بچوں کی شرح اموات ریکارڈ کی گئی ہے۔ حقائق نامہ ظاہر کرتا ہے کہ صوبے میں خاندانی منصوبہ بندی کا تناسب 41٪ ہے۔ اگر خاندانی منصوبہ بندی کے فیصد کو 59 فیصد تک بڑھا دیا جائے تو سالانہ 73 ہزار بچوں کی جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔ پاپولیشن کونسل کے عہدیداروں نے صحت کا محدود انفراسٹرکچر، ناخواندگی، خاندانی منصوبہ بندی پر عمل نہ کرنا، بھوک، بے روزگاری، زیادہ لڑکوں کی پیدائش کی خواہش اور ماؤں میں ان کی صحت کے بارے میں لاعلمی کو پنجاب میں شرح اموات کی سب سے بڑی وجوہات قرار دیا۔ زندگی کے پہلے سال میں بچوں کی شرح اموات 1000 میں سے سندھ میں 60، خیبر پختونخوا میں 53 اور بلوچستان میں 48 ہے۔ حقائق نامہ سے ظاہر ہوا کہ پنجاب میں شرح پیدائش بھی ملک کے صوبوں میں سب سے زیادہ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے درمیان ملک کو خوراک، تعلیم، ملازمتوں، بنیادی ڈھانچے کے ساتھ ساتھ صحت اور ماں کی دیکھ بھال کی کمی کا سامنا ہے۔

بی ایل ایف نے عرب زائرین کو تنازعات سے متاثرہ بلوچستان میں شکار کے خلاف خبردار کیا

بلوچستان۔ 24/ دسمبر۔ ایم این این۔ بلوچستان لبریشن فرنٹ (بی ایل ایف) نے خلیجی ممالک بالخصوص قطر اور عمان سے آنے والے زائرین کو وارننگ جاری کرتے ہوئے ان پر زور دیا ہے کہ وہ جنگ سے متاثرہ بلوچستان میں شکار کے دورے روک دیں۔ بی ایل ایف کے ترجمان میجر گہرام بلوچ نے میڈیا کو ایک بیان میں کہا کہ ان کے جنگجوؤں نے حال ہی میں 20 دسمبر کو کولواہ کے علاقے روڈ کان میں قطری معززین کو لے جانے والے پاکستانی سیکیورٹی فورسز کو نشانہ بنایا۔ بی ایل ایف نے پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ بلوچ عوام اور ان کے ہمسایہ ممالک کے درمیان بداعتمادی پیدا کرنے کے لیے غیر ملکی مہمانوں کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ گروپ نے اس بات پر زور دیا کہ بلوچستان ایک تنازعہ کا علاقہ ہے جہاں دو دہائیوں سے پاکستانی افواج کے ساتھ براہ راست لڑائی جاری ہے۔ ترجمان نے خلیجی رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ اپنے شہریوں کی حفاظت کو ترجیح دیں، ان پر زور دیا کہ وہ خطے میں جانے یا شکار کی سرگرمیوں میں ملوث ہونے سے گریز کریں۔

چراغ جلتے ہیں مگر اندھیرا بڑھتا ہے: ملک میں امیروں کی خوشحالی اور عوامی بدحالی کا المیہ

از: عبدالحلیم منصور

چاہتے ہو چراغ بھی جلے، آندھی بھی نہ ہو"،

ساحر لدھیانوی کا یہ مصرعہ ہندوستان کے موجودہ معاشی حالات پر بالکل صادق آتا ہے۔ جہاں ایک طرف ملک کی معیشت میں ارب پتیوں کی تعداد اور ان کی دولت تیزی سے بڑھ رہی ہے، وہیں دوسری طرف عوام کی ایک بڑی تعداد غربت، بے روزگاری، اور ضروریات زندگی کی عدم دستیابی کا شکار ہے۔ یہ تضاد ملک کے سماجی توازن کو بگاڑ رہا ہے اور اقتصادی پالیسیوں پر سنجیدہ سوالات کھڑے کر رہا ہے۔ یو بی ایس بلینئر ایمبیشن کی حالیہ رپورٹ کے مطابق، ہندوستان میں ارب پتیوں کی تعداد 185 تک پہنچ چکی ہے، اور ان کی مجموعی دولت 75 لاکھ کروڑ (6.905 بلین امریکی ڈالر) ہے۔ پچھلے سال کے مقابلے میں ان کی دولت میں 42 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ دنیا میں اب ہندوستان ارب پتیوں کی دولت کے لحاظ سے امریکہ اور چین کے بعد تیسرے نمبر پر آ گیا ہے۔ یہ اضافہ زیادہ تر ٹیکنالوجی، دوا سازی، اور سرمایہ کاری کے لیے سازگار حکومتی پالیسیوں کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ ارب پتیوں کی دولت میں یہ بے تحاشہ اضافہ خوش آئند معلوم ہوتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ دولت کی یہ غیر مساوی تقسیم معاشرتی بے چینی اور عوامی مسائل میں اضافے کا سبب بن رہی ہے۔ موجودہ حکومت نے عالمی اور ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں، جن میں ٹیکس میں چھوٹ، کاروبار کے قوانین میں نرمی، اور ڈیجیٹل کاروبار کو بڑھاوا دینے جیسے اقدامات شامل ہیں۔ ان پالیسیوں نے ارب پتیوں کی دولت میں اضافے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ عالمی وبا کے دوران، ملک کے دوا سازی اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بے حد ترقی ہوئی۔ ہندوستان نے ویکسین سازی میں دنیا میں اپنی اہمیت بڑھائی، اور ٹیکنالوجی کمپنیاں عالمی مارکیٹ میں زیادہ مضبوط ہوئیں۔ ان دونوں شعبوں میں سرمایہ کاری نے ارب پتی طبقے کو بے حد فائدہ پہنچایا۔

دولت کی غیر مساوی تقسیم

زمانے بھر کے دکھوں کا حساب کیا رکھنا
خوشی کے لمحے بھی گنو تو غم زیادہ نکلے

آکسفیم انڈیا کی 2024 کی رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کی 10 فیصد امیر ترین آبادی ملک کی 77 فیصد دولت کی مالک ہے، جبکہ 50 فیصد غریب ترین عوام کے پاس صرف 13 فیصد دولت ہے۔ اس کے نتیجے میں سماجی عدم مساوات کا مسئلہ سنگین ہو چکا ہے۔ غربت کی لکیر کے نیچے زندگی گزارنے والے افراد کی تعداد بڑھ رہی ہے، اور عوامی طبقات پر مہنگائی کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے۔ صحت، تعلیم، اور روزگار کے مواقع میں کمی نے عوام کے معیار زندگی کو متاثر کیا ہے۔ عالمی سطح پر ارب پتیوں کی دولت میں 121 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ ہندوستان میں یہ اضافہ 263 فیصد رہا۔ یہ اعداد وشمار واضح کرتے ہیں کہ دولت کی تقسیم کس قدر غیر مساوی ہو چکی ہے۔ ارب پتیوں کی بڑھتی ہوئی دولت کے برعکس غریب اور متوسط طبقہ مسلسل دباؤ میں ہے، مہنگائی اور اجرتوں میں کمی نے ان کے مسائل میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

غم کے سمندر میں خوشیوں کی کشتی گم

کی مانند، دولت کی غیر مساوی تقسیم سماجی بے چینی اور عوامی غصے کو بڑھا رہی ہے، جو ممکنہ طور پر سیاسی اور سماجی عدم استحکام کا سبب بن سکتی ہے۔ ایسے میں حکومت کو تعلیم، صحت، اور روزگار کے شعبوں میں زیادہ سرمایہ کاری کرنی چاہیے تاکہ عوامی مشکلات کو کم کیا جا سکے۔ زرعی شعبے کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے مضبوط کرنا نہایت اہم ہے تاکہ دیہی معیشت کو فروغ ملے اور کسانوں کے حالات بہتر ہوں۔

پالیسیوں میں توازن کی کمی

حکومت کی جانب سے ارب پتی کمپنیوں کو دی جانے والی ٹیکس چھوٹ اور کاروباری قوانین میں نرمی، عوامی بہبود کے لیے زیادہ فائدہ مند نہیں ثابت ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ارب پتی طبقہ مزید طاقتور ہوگیا ہے، لیکن عوام کو اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ حکومت کی پالیسیوں میں توازن کی کمی ہے، جس کی وجہ سے زیادہ تر فائدہ بڑی کمپنیوں اور ارب پتیوں کو ہو رہا ہے۔ حکومت کی جانب سے صحت، تعلیم، اور روزگار جیسے اہم شعبوں میں سرمایہ کاری کی کمی، عوامی مسائل میں مزید اضافہ کر رہی ہے۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں بے روزگاری اور غربت میں اضافہ ہو رہا ہے، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ حکومت کی پالیسیوں میں توازن کی کمی ہے۔ اگرچہ غیر ملکی سرمایہ کاری نے ہندوستان کی معیشت میں بہتری لانے کی کوشش کی ہے، لیکن اس کا زیادہ تر فائدہ ارب پتی طبقے اور بڑی کمپنیوں کو ہوا ہے۔ اگر اس سرمایہ کاری کو مقامی معیشت اور چھوٹے کاروباروں کے فروغ میں استعمال کیا جائے تو عوام کے معیار زندگی میں بہتری آ سکتی ہے۔ حکومتی پالیسیاں غیر ملکی سرمایہ کاری کو مقامی روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے استعمال کرنے کی طرف زیادہ توجہ دے سکتی ہیں۔

چراغ جلتے ہیں مگر اندھیرا بڑھتا ہے

یہ مصرعہ ملک کی موجودہ معاشی صورتحال کی عکاسی کرتا ہے، جہاں ایک طرف ارب پتی طبقہ ترقی کر رہا ہے اور دوسری طرف عوامی بدحالی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت اور کارپوریٹ سیکٹر کو مل کر ایسی پالیسیوں کی تشکیل کرنی چاہیے جو تمام طبقات تک خوشحالی پہنچا سکیں، تاکہ ملک کی ترقی کا فائدہ تمام شہریوں تک پہنچ سکے۔ صرف متوازن اقتصادی نظام کے ذریعے ہی ملک سماجی اور اقتصادی ترقی کے حقیقی مقاصد حاصل کر سکتا ہے۔ ارب پتی کمپنیوں کو اپنے کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے تحت عوامی فلاحی منصوبوں میں حصہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ ان کی دولت کا کچھ حصہ عوامی بہتری میں استعمال ہو سکے۔ ہندوستان کی معیشت میں حقیقی ترقی اس وقت ممکن ہے جب سب کے لیے یکساں مواقع ہوں اور دولت کا توازن بہتر انداز میں تقسیم ہو۔

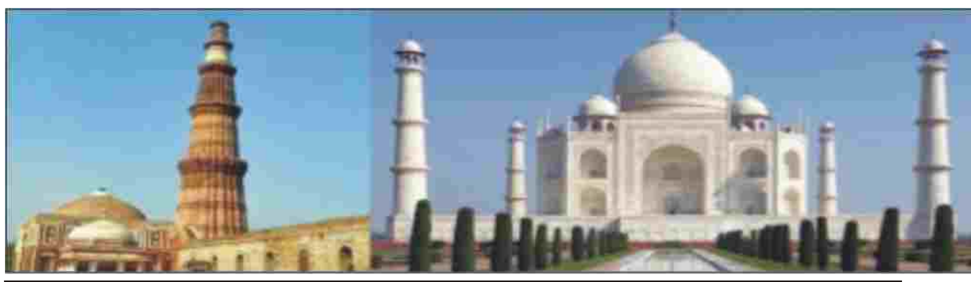

مسلم نمائندہ کونسل نے مہاراشٹر حکومت کے خلاف اپنے مطالبات کی منظوری کے لیے دوبارہ احتجاج کا اعلان کیا

اورنگ آباد، 24 دسمبر 2024: مسلم نمائندہ کونسل کے ایک وفد نے مہامہیم گورنر، مہاراشٹر ریاست، ممبئی کو ایک یادداشت پیش کی جس میں حکومت مہاراشٹر سے مسلم برادری سے متعلق دیرینہ مطالبات کی فوری منظوری کی درخواست کی گئی ہے۔ یہ یادداشت بذریعہ ڈویژنل کمشنر، اورنگ آباد روانہ کی گئی۔ وفد کی قیادت مسلم نمائندہ کونسل کے صدر ضیاء الدین صدیقی نے کی، جبکہ ان کے ہمراہ مجلس عاملہ کے دیگر اراکین، بشمول سکریٹری معراج صدیقی، محمد کامران علی خان، عبدالمعید حشر خان (تعمیر ملت) شعیب صدیقی (کاوش فاؤنڈیشن) مولانا شریف نظامی (اہل سنت الجماعت) امجد قادری، ایڈوکیٹ فیض سید (اسلامک ریسرچ سینٹر)، اور منتجب الدین شیخ (وحدت اسلامی)، جاوید قریشی سابق کارپوریٹر، ایڈوکیٹ سلیم خان (لائر فورم)، طیب ظفر (ون چت بہوجن اگھاڑی) حافظ مختار خان (جماعت اسلامی)، ذاکر پٹیل (سیرت کمیٹی) احمد معین الدین (جماعت اسلامی) خان جمیل سر موجود تھے۔ یادداشت میں 18 ستمبر 2024 سے 19 اکتوبر 2024 کے دوران ڈویژنل کمشنر آفس کے سامنے کیے گئے 31 دن کے زنجیری دھرنے کے دوران پیش کردہ اہم مطالبات پر حکومت کی جانب سے کسی ردعمل کا اظہار نہ کیے جانے پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔ رام گری اور نتیش رانے کے خلاف فوری کارروائی: رام گری کے خلاف 74 ایف آئی آرز اور نتیش رانے کے خلاف 6 سے زائد ایف آئی آر درج ہونے کے باوجود، ان افراد کو آج تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ مسلم نمائندہ کونسل نے ان دونوں افراد کو فوری گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین کے خلاف سخت قانون سازی: بار بار ہونے والے توہین آمیز بیانات اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے واقعات کے خلاف سخت قوانین بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔ وفد نے کہا کہ ایسے واقعات سے ملک کے امن و امان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قسم کے بیانات پر مکمل پابندی عائد کرے۔ وقف تحقیقاتی بل کی واپسی: حکومت مہاراشٹر سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مرکز کو خط لکھ کر وقف تحقیقاتی بل کی واپسی کے لیے سفارش کرے، کیونکہ اس سے مسلم برادری کے حقوق متاثر ہو رہے ہیں۔ اورنگ آباد کا نام تبدیل نہ کیا جائے: مسلم نمائندہ کونسل نے زور دیا کہ اورنگ آباد کا تاریخی نام برقرار رکھا جائے۔ تاہم، ایک نیا میونسپل کارپوریشن قائم کر کے اسے چھترپتی سمبھاجی مہاراج کے نام سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ کونسل نے واضح کیا کہ اگر حکومت ان مطالبات کو نظرانداز کرتی ہے تو مسلم نمائندہ کونسل دوبارہ ریاست بھر میں جمہوری اور آئینی حقوق کے تحت احتجاج شروع کرے گی۔ وفد نے گورنر اور وزیر اعلیٰ سے درخواست کی کہ وہ آئینی عہدوں پر فائز رہتے ہوئے تمام مذاہب اور برادریوں کے ساتھ مساوی رویہ اپنائیں اور کسی بھی قسم کے تعصب سے اجتناب کریں۔ یہ دھرنا مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات کے دوران عارضی طور پر معطل کر دیا گیا تھا، تاہم مطالبات پورے نہ ہونے کی صورت میں اسے دوبارہ شروع کیا جائے گا۔ وفد نے گورنر سے اپیل کی کہ وہ ان مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کے لیے مداخلت کریں۔ یادداشت پیش کرنے کے بعد وفد کے اراکین نے کہا کہ وہ انصاف کے حصول کے لیے کسی بھی جمہوری راستے کو اپنانے کے لیے تیار ہیں۔

پربھنی میں آئین کی بے حرمتی اور امبیڈکری کارکن کی پولیس حراست میں موت

مسلم نمائندہ کونسل کا گورنر کو تفصیلی میمورنڈم پیش

اورنگ آباد، 24 دسمبر 2024: پربھنی میں بھارتی آئین کی بے حرمتی اور امبیڈکری تحریک کے کارکن سوم ناتھ سوریہ ونشی کی پولیس حراست میں مشتبہ موت کے بعد علاقے میں شدید غم وغصہ پایا جا رہا ہے۔ اس افسوسناک واقعے کے خلاف مسلم نمائندہ کونسل کے ایک وفد نے مہاراشٹر کے گورنر کو ایک تفصیلی میمورنڈم پیش کیا۔ وفد کی قیادت کونسل کے صدر ضیاء الدین صدیقی کر رہے تھے، جبکہ وفد میں کونسل کے سکریٹری معراج صدیقی، مجلس عاملہ کے ارکان محمد کامران علی خان، عبدالمعید حشر خان (تعمیر ملت) شعیب صدیقی (کاوش فاؤنڈیشن) امجد قادری، ایڈوکیٹ فیض سید (اسلامک ریسرچ سینٹر) منتجب الدین شیخ (وحدت اسلامی) مولانا شریف نظامی (اہل سنت الجماعت) جاوید قریشی (سابق کارپوریٹر) ایڈوکیٹ سلیم خان (لائر فورم) طیب ظفر (ون چت بہوجن اگھاڑی) ذاکر پٹیل (سیرت کمیٹی) احمد معین الدین (جماعت اسلامی) خان جمیل سر اور دیگر نمایاں شخصیات شامل تھیں۔ میمورنڈم میں آئین کی بے حرمتی کو ایک سنگین اور منصوبہ بند سازش قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ یہ واقعات ہندو شدت پسند تنظیموں کی جانب سے ملک میں فرقہ وارانہ منافرت اور تشدد کو ہوا دینے کے لیے کیے جا رہے ہیں۔ کونسل نے اس بات پر زور دیا کہ اس قسم کی سرگرمیوں کو فوری طور پر روکا جائے اور ان کے ذمہ دار عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ میمورنڈم میں درج ذیل مطالبات کیے گئے: اس واقعے کی تحقیقات ہائی کورٹ کے ایک بیٹھا سین جج کے ذریعے کرائی جائے تاکہ مجرموں کو بے نقاب کیا جا سکے۔ پولیس حراست میں ان کی موت کو ایک سازش قرار دیا گیا اور اس پر قتل کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ سوم ناتھ سوریہ ونشی کے خاندان کو 2 کروڑ روپے کا مالی معاوضہ، خاندان کے ایک فرد کو سرکاری ملازمت اور 5 ایکڑ زرعی زمین فراہم کی جائے، جیسا کہ خیرلانجی کیس میں کیا گیا تھا۔ بھارتی آئین اور کسی بھی مذہب یا عظیم شخصیات کی بے حرمتی کو روکنے کے لیے سخت قوانین بنائے جائیں۔ کونسل نے اس واقعے کو ملک کے امن اور آئینی اقدار کے لیے ایک خطرہ قرار دیا اور کہا کہ یہ انتظامیہ، پولیس اور خفیہ محکموں کی ناکامی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کونسل نے سوال اٹھایا کہ کیا ان محکموں نے اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے نبھایا ہے؟ کونسل نے ان تمام محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لینے اور ان کی شفافیت کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ کونسل نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت فوری طور پر ان واقعات پر کارروائی کرے اور اس کی تفصیلات سے کونسل کو آگاہ کرے۔ کونسل نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کے واقعات کو روکنے کے لیے معاشرے کے ہر طبقے کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ یہ میمورنڈم حکومت کی توجہ ان سنگین مسائل کی جانب مبذول کرانے کے لیے پیش کیا گیا، تاکہ انصاف فراہم کیا جا سکے اور آئندہ اس قسم کے واقعات کو روکا جا سکے۔

بھیونڈی تعلقہ سائنسی نمائش میں رئیس ہائی سکول وجونیئر کالج کی نمایاں کامیابی

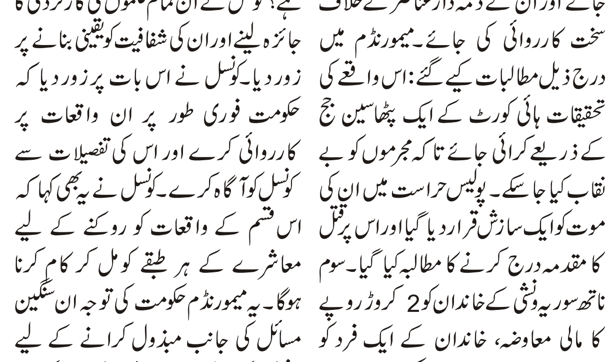

بھیونڈی: 24 دسمبر (شارف انصاری): - طلبہ میں سائنسی نقطہ نظر کو پروان چڑھانے کے لیے انا صاحب جادھو اسکول میں 16 اور 17 دسمبر 2024 کو تعلقہ سطح پر سائنس ایگزیبیشن منعقد کیا گیا۔ اس 52 ویں سائنس ایگزیبیشن میں مختلف اسکولوں اور کالجوں سے 130 پروجیکٹس کی نمائش پیش کی گئی۔ مقام مسرت ہے کہ رئیس ہائی اسکول جونیئر کالج کے ہائر سیکنڈری سیکشن میں انصاری فرحان محمد جنید اور خان آصف عبدالقیوم کے پروجیکٹ کو تیسرے انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا۔ ان دونوں طلباء نے انصاری سمیہ انیس احمد کی رہنمائی میں اس پروجیکٹ کو پیش کیا تھا۔ ساتھ ہی مومن منتشا نے لیب اٹینڈنٹ میں پہلا انعام حاصل کیا۔ اس شاندار کامیابی پر کے ایم ای سوسائٹی کے صدر المازفقیہ، نائب صدر ایڈوکیٹ یاسین مومن، سکریٹری دانیال قاضی، خازن فہد بوبیرے، رئیس ہائی اسکول وجونیئر کالج کے چیئرمین یاسر تاتلی، پرنسپل ضیاء الرحمان انصاری، وائس پرنسپل عامر صدیقی، اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر مخلص مدعو سپروائزرز اسرار پٹھان سبطین کشیلکر اور وائی سی ایم او یو اسٹڈی سینٹر کے کوآرڈینیٹر عبدالعزیز انصاری اور جملہ اسٹاف کی جانب سے تمام انعام یافتگان اور ان کے رہنما اساتذہ کو مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔

بغیر تاخیر کام مکمل کرنا بہترین انتظامیہ کی بنیاد

ڈپٹی کمشنر امیش براری کا خصوصی لیکچر

تھانے: 24 دسمبر (آفتاب شیخ) انتظامیہ کو بہتر اور مؤثر انداز میں انجام دینا ہی اصل گڈ گورننس ہے۔ ہر سرکاری دستاویز کو غور سے پڑھنے اور نوٹ تحریر کرنے سے متعدد مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ نوٹ تحریر کرنا بہتر انتظامیہ کی روح ہے، اور فیصلہ سازی میں اس کا کلیدی کردار ہے۔ یہ بات ڈپٹی کمشنر امیش براری نے تھانے میونسپل کارپوریشن کے زیر اہتمام منعقدہ ایک خصوصی لیکچر میں کہی۔ یہ لیکچر مرکزی حکومت کی "انتظامیہ دیہات کی طرف" مہم کے تحت منعقد ہونے والے "گڈ گورننس ہفتہ" کے سلسلے کا حصہ تھا، جو کمشنر سوربھ راؤ کی رہنمائی میں 19 سے 24 دسمبر تک منایا جا رہا ہے۔ اس پروگرام میں میونسپل کارپوریشن کے اعلیٰ افسران، مختلف محکموں کے سربراہان، اور ملازمین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ ڈپٹی کمشنر امیش براری نے کہا کہ سرکاری کام کے دوران ڈاک پر مہر لگنے کے بعد وہ کاغذ سرکاری ریکارڈ کا حصہ بن جاتا ہے اور اس کی حفاظت ضروری ہے۔ زیر التوا معاملات کے بروقت حل کے لیے ہفتہ وار رپورٹس تیار کی جانی چاہیے تاکہ مسائل کا جلد تصفیہ ممکن ہو سکے۔ انہوں نے نوٹ تحریر کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نوٹ کو مختصر، جامع، اور معیاری زبان میں تحریر کیا جانا چاہیے۔ غیر ضروری طویل نوٹس سے گریز کیا جائے اور تمام متعلقہ نکات کا احاطہ کیا جائے۔ انہوں نے ملازمین کو تاکید کی کہ معلومات کے حقوق کے تحت آنے والی درخواستوں کو مثبت انداز میں لیں اور دفتر میں موجود معلومات کو فراہم کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کریں۔ ڈپٹی کمشنر نے یہ بھی کہا کہ ہر سرکاری ادارے کو اپنی زبان اور کام کے معیار کو بہتر بنانا چاہیے تاکہ شہریوں کو بہتر خدمات فراہم کی جا سکیں۔ گڈ گورننس ہفتہ کے دوران عوامی صحت، تعمیرات، پانی کی فراہمی، آگ بجھانے، اور خواتین و بچوں کی فلاح و بہبود سمیت مختلف محکموں کی شکایات کا فوری حل نکالا گیا۔ امیش براری نے کہا "بروقت رہنمائی حاصل کریں، سرکاری دستاویزات کو غور سے پڑھیں، اور معیاری نوٹ تحریر کریں تاکہ مسائل کا فوری حل ممکن ہو سکے۔" یہ اقدام بہتر حکمرانی کی جانب ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔

'دنگل' کے شاندار 8 سال:

یہ 5 چیزیں آپ کو عامر خان اور نتیش تیواری کا اسپورٹس ڈرامہ دوبارہ دیکھنے پر مجبور کرتی ہیں!

ممبئی (ایم ملک) 2016 وہ سال تھا جب عامر خان نے ہندوستان کی پہلی عالمی سطح کی خاتون پہلوانوں گیتا پھوگٹ اور ببیتا کماری اور ان کے والد مہاویر سنگھ پھوگٹ، جو ایک ہندوستانی شوقیہ پہلوان کی کہانی کو اسکرین پر لایا تھا۔ اس فلم کی ہدایت کاری نتیش تیواری نے کی تھی، اور اس میں فاطمہ ثنا شیخ، سانیا ملہوترا، زائرہ وسیم، سوہانی بھٹناگر، اپارشکتی کھرانہ، ریتک سہورے اور ساکشی تنور بھی ہیں۔ نتیش تیواری نے اپنی بہترین ہدایت کاری کے ساتھ کہانی کو خوبصورتی سے پیش کیا۔ اداکار سے بہترین پرفارمنس نکالنا ہو یا اسکرپٹ کے ساتھ مکمل انصاف کرنا، اس نے یہ سب خوبصورتی سے کیا۔ یہ فلم ایک متاثر کن کہانی تھی، اور اس طرح یہ ایک عالمی بلاک بسٹر بن گئی، جس کو دنیا بھر سے زبردست جائزے ملے۔ آج اس فلم کو ریلیز ہوئے 8 سال ہو چکے ہیں، تو آیئے اس کے خاص پہلوؤں پر ایک بار پھر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ عامر خان کی شاندار پرفارمنس: عامر خان نے بطور شوقیہ پہلوان مہاویر سنگھ پھوگٹ اس کردار کو شاندار طریقے سے ادا کیا اور اسے اپنی کارکردگی سے پوری طرح سے زندہ کر دیا۔ "مسٹر پرفیکشنسٹ" کے طور پر اپنی شبیہہ کے مطابق، اس نے کردار کی سب سے چھوٹی باریکیوں کو بھی احتیاط سے سمجھا اور ایک شاندار کارکردگی پیش کی۔

اکوٹ شہر کی پرواز نگر پریشد اردو مڈل اسکول نمبر ۵ میں تعلیمی دورہ

اکولہ: 24 دسمبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ ضلع کے اکوٹ شہر میں واقع پرواز نگر پریشد اردو مڈل اسکول نمبر پانچ کی اعلی ومثالی تعلیمی کارنامے دیکھنے کے لیے مہان کے کیندر پرمکھ شاہد اقبال خان، ضلع پریشد اردو مڈل اسکول کے صدر مدرس شفیق راہی، مثالی معلمہ شگفتہ جمال، محمد اکرام خان، گلے رانہ، رضوان احمد نے اسکول کو وزٹ دے کر اسکول کے پی ایم شری کے کاموں کا جائزہ لیا بتا دیں کہ اس اسکول کی پچھلی ایک دہائی سے مثالی کارکردگی کی تاریخ کی گواہ رہی ہے۔ تعلیم کے اس مثالی ادارے سے تعلیمی پالیسیوں کے تحت آنے والے ہر پروجیکٹ پر سچی محنتوں اور لگن سے عمل آوری کے خوبصورت رنگ بکھر کر ذہن ودل کو ترغیب بخشتے رہے ہیں۔ پی ایم شری یوجنا پر ہوئی عمل آوری کی معلومات حاصل کرنے کی غرض سے اسمارٹ اسکول وزٹ کا سنہری موقع ضلع پریشد اردو مڈل اسکول مہان سے ایک وفد کی شکل میں کیا گیا۔ صدر مدرس اسلم خان سر کی قیادت میں ایک بہترین ٹیم ورک دیکھنے کو ملی۔ صدر مدرس اور ان کے اسٹاف نے بڑی خندہ پیشانی سے اس یوجنا کی تمام سرگرمیوں پر رہنمائی کی ہر ایک سرگرمی کی فائل سلیقے سے تیار کی گئی تھی۔۔ یہی نہیں ہر سرگرمی پر زمینی سطح پر عمل آوری دیانتداری اور فرائض کی ادائیگی کی عمدہ مثال پیش کر رہی تھی۔ صدر مدرس اور اسٹاف کی کاوشیں، عرق ریزی ٹیم ورک مدرسے کے ہر گوشے سے عیاں تھا۔ وزٹ ٹیم نے یہاں یہ بات کو دیکھا کہ سرکاری اسکیموں سے اسکول کو اور اپنے طلبہ کو کس طرح فائدہ پہنچا سکتے ہیں اس کا عملی نمونہ دیکھنے ملا۔ آخر میں پرواز اسکول کے صدر مدرس اسلم خان، اسٹاف میں خالد سر کلیم سر وسیم سر مجیب سر فرحانہ باجی الطاف سر شمس الزماں سر عاقل سر عظیم سر نجم الھدی سر، چاند باجی شائستہ باجی لبنی باجی، شاکر سر سیف الحق سر کی محنتوں کی پذیرائی کر کے نیک خواہشات پیش کیا گیا۔ اس موقع پر نگر پریشد اردو اسکول اکوٹ کے مثالی معلم محمد فیروز خان سر کی خصوصی شرکت رہی۔

ملکاپور، مدینہ مسجد مکتب تعلیم القرآن کا 10 واں دوروزہ سالانہ اجلاس

ملکاپور: 24 دسمبر (محمد احسان سر) مہاراشٹر ضلع بلڈھانہ کے تاریخی شہر ملکاپور کے صیقل پورہ مدینہ مسجد مکتب تعلیم القرآن کا 10 واں دو روزہ پروقار عظیم الشان سالانہ جلسہ وتقسیم اسناد وانعامات بروز سنیچر اور اتوار 21 اور 22 دسمبر 2024 کو احاطہ مسجد میں سجائے گئے خوبصورت پنڈال میں منعقد کیا گیا مکتب ہٰذا میں 530 طلبہ زیر تعلیم ہے اوقات مکتب بعد نمازِ فجر، عصر، مغرب فی گھنٹہ 20 طلبہ کی نشست پر منحصر لائق وفائق اساتذہ ناظم مدرسہ مفتی سید شہاب الدین اشرفی ساکن بسوہ بیرج، معلم مولوی ولی اللہ عالم ساکن میوات ہریانہ، معلم مولوی حافظ زبیر ساکن گھوڑے گاؤں، معلم مولوی حافظ محمد شفیق ساکن برہانپور، معلم مولوی حافظ فیضان مارول جلگاؤں، معلم مولوی حافظ شیخ یونس ساکن ملکاپور کی ترتیبات ورہبری ورہنمائی میں اپنی خدمات سرانجام دیا رہا ہے اور امسال انکی رہبری و رہنمائی میں 44 طلباء وطالبات نے ناظرہ قرآن مجید مکمل کیا ہے۔ اس ضمن و مناسبت سے اجلاس کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کا آغاز مسحور کن وخوبصورت تلاوت کلام پاک اور معلم مولوی ولی اللہ کی مترنم ومسحور کن آواز میں دلکش ودل فریب نعت شریف سے ہوا۔ طلباء وطالبات نے دوروز صبح 8 بجے سے مغرب تک چھوٹی چھوٹی پیاری پیاری تقاریر، حمد پاک، نعت شریف، ترانے مسنون ادعیہ، غسل، وضو، نمازِ کے ارکان، شرائط، فرائض، واجبات، سنتیں، علم دین کی اہمیت پر بہت ہی اچھے انداز میں مکالمات پیش کیا۔ بروز اتوار بعد نمازِ مغرب مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف فرما شرین بیان حضرت اقدس مولانا مفتی سید شہاب الدین اشاعتی مہتمم دارالعلوم فیض ابرار دھاموری اچل پور امراوتی نے خطاب فرمایا اور بابرکت مبارک کلام پاک کی عظمت وفضیلت بتاتے ہوئے سکھینے سکھانے، پڑھنے اور پڑھانے کو افضل واشرف بتایا اور اسکی بے شمار فضلیت، اہمیت، افادیت، رحمت و برکات، عنایات نہایت ہی فصیح وبلیغ و جامع انداز میں حوالہ جات و واقعات کے ساتھ بیان کیا اور کہا کہ اسکو احترام سے دیکھنا، چھونا، پڑھنا، سننا بھی اجر وثواب، فضائل و برکات میں شمار ہے اور اجر وثواب پانے کا ذریعہ ہے۔ ناظم مکتب مولانا مفتی سید شہاب الدین اشاعتی امام و خطیب مدینہ مسجد صیقل پورہ نے مدارس دینیہ کے مقام ومرتبہ کو واضح کرتے ہوئے مدرسہ ہٰذا کی روداد، خدمات اور سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے معلمین کی سراہنا کی اور 44 طلباء وطالبات کے ناظرہ قرآن مجید مکمل کرنے پر طلبہ اور ان کے والدین کو مبارکباد پیش کی۔ تکمیل قرآن مجید کے 44 طلباء وطالبات کو علماء کرام، حفاظ کرام، دانشوران علم وادب ومعزز حاضرین مجلس کی موجودگی میں حضرت اقدس مولانا مفتی سید نورالدین اشاعتی کے دست مبارک سے قیمتی انعامات، تحائف واسناد سے نوازا گیا۔ دوروزہ سالانہ اجلاس کی ابتدائی وکلیدی نظامت کے فرائض مکتب ہٰذا کے معلم حافظ محمد شفیق نے بحسن خوبی انجام دی۔ پروگرام انتظامیہ و استقبالیہ کمیٹی نے تشریف فرما علماء کرام حفاظ کرام ومہمانان عظام اور سرپرست حضرات کا زبردست خیر مقدم کیا اور دودن خاطر خواہ خدمات انجام دی اور خوش آمدید کہتے ہوئے شاندار استقبال کیا۔ مدرسہ ہٰذا کے طلبہ کے والدین سرپرست حضرات و دیگر معززین حضرات ساتھ ہی پردے کے اہتمام میں خواتین گارجین نے بھی دوروزہ پروگرام کو بحسن خوبی سماعت کیا۔ ذمہداران، نوجوانان صیقل پورہ، سرکردہ افراد و جملہ معاونین نے بحسن وخوبی انتظامی امور انجام دیں اور پروگرام کو کامیاب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور خوب محنت کی اور اجلاس کے کامیاب ہونے پر خوب داد و تحسین حاصل کی۔ شیخ حفیظ سر انچارج ہیڈ ماسٹر مولانا ابوالکلام آزاد نگر پریشد اردو ہائی اسکول نے نہایت ہی عمدہ طرز سے کلمات اظہار تشکر پیش کیا۔ یہ روح پرور نورانی اجلاس کا اختتام مہمان خصوصی حضرت اقدس مولانا مفتی سید نورالدین اشاعتی کی جامع پر مغز دعاء پر ہوا۔ بعد ازاں تشریف فرما معززین مہمانان دیگر متعلقین، معلمین حضرات نے مع مہمان خصوصی میر مجلسِ محمد حارث محمد صدیق سپڑو کے دولت کدہ پر تناول طعام سے شاندار ضیافت کی گئی۔ شکم سیری کے بعد تمام مہمانان نے رخصتی لی اور شکریہ کے ساتھ دعاؤں سے نوازا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ صدق ووفا کے پیکر، جود وسخا کے مجسمہ اور ماہر علم تعبیر تھے

جامعہ گلشن فاطمہ میں منعقد یوم صدیق اکبر سے محترمہ عالمہ فاضلہ حنا کوثر ودیگر معلمات کا اظہار خیال

بنگلور: 24 دسمبر: صوبہ کرناٹک میں واقع شہر بنگلور کی مرکزی، دینی، تربیتی اور اقامتی درسگاہ جامعہ گلشن فاطمہ (زیر اہتمام امام احمد رضا مومنٹ) شام پور مین روڈ، بنگلور میں یوم صدیق اکبر نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا۔ قرآن خوانی کے بعد جامعہ کی طالبات نے نعت ومنقبت کے گلدستے انوکھے انداز میں پیش کئے۔ محترمہ عالمہ فاضلہ حنا کوثر صاحبہ (صدر معلمہ ادارہ ہٰذا) نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات وخدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ افضل البشر بعد الانبیاء، خلیفۂ اول، جانشین مصطفی، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل ومناقب اور ان کی مدح وثنا کا کیا کہنا؟ آپ محبوب خدا کے یار غار اور شمع نبوت کے جانثار ہیں۔ آپ اپنے صدق وصفا اور محبت حبیب خدا کی بدولت اس قدر جامع الکمالات اور مجمع الفضائل ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں اور بارگاہ خدا ورسول میں آپ کی مقبولیت ومحبوبیت کا یہ عالم ہے کہ مقدس قرآن کی بہت سی آیات بینات آپ کی شان میں نازل ہوئیں اور احادیث مبارکہ میں آپ کے کثرت فضائل کا یہ حال ہے کہ خاص آپ کے فضائل میں 181 حدیثیں مروی ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مرتبہ صحابۂ کرام میں بہت بلند ہے کیوں کہ آپ ہجرت مدینہ کے وقت رسول خدا ﷺ کے ساتھ رہے، اس لئے آپ کو یار غار بھی کہا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ حضور اکرم ﷺ کے خسر بھی ہیں کیوں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ کی صاحبزادی تھیں۔ محترمہ معلمہ شگفتہ نازنین صاحبہ نے کہا کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو مردوں میں سب سے پہلے قبولیت اسلام کا شرف حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کو حاصل ہوا۔ آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر جب آقا علیہ السلام شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے 9 ہجری کو آپؓ کو امیر حج مقرر فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ رسول خدا ﷺ کے وصال مبارکہ کے بعد امت مسلمہ نے آپؓ کو اپنا خلیفہ منتخب کیا۔ آپؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا حاکم تو بنایا گیا ہوں لیکن تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں نیک کام کروں تو اس میں میری مدد کرو اور اگر برا کام کروں تو مجھے ٹوکو۔ صدق امانت ہے اور کذب خیانت ہے۔ تمہارا کمزور شخص میرے نزدیک طاقتور ہے۔ جب تک اس کا حق نہ دلا دوں۔ تمہارا طاقتور شخص میرے نزدیک کمزور ہے جب تک جو حق اس کے ذمہ ہے، وہ اس سے نہ لے لوں۔ محترمہ معلمہ فرحانہ ناز صاحبہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت 632ء سے 634ء تک جاری رہی۔ آپ کے دور خلافت میں درج ذیل واقعات پیش آئے۔ (۱) آپ نے مرتدین کے خلاف لشکر کشی کر کے فتنۂ ارتداد کا خاتمہ کر دیا۔ (۲) آپ نے منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کی۔ (۳) آپ نے لشکر کشی کر کے مدعیان نبوت کا خاتمہ کر دیا۔ (۴) آپ کے زمانۂ خلافت میں مسلمانوں نے عراق پر حملہ کر کے کئی ایرانی سالاروں کو شکست دی اور کئی مقامات مثلاً حیرہ، انبار اور فراض پر قبضہ کر لیا۔ (۵) اسلامی لشکر نے شام پر حملہ کر کے اجنادین کی جنگ میں فتح حاصل کی۔ انہوں نے اپنے خطاب کے اخیر میں کہا کہ: حضرت ابوبکر صدیقؓ 23 اگست 634ء (22 جمادی الاخریٰ 13 ہجری) میں اس جہان فانی سے کوچ فرمائے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی۔ آپ کو حضور نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں بائیں جانب دفن کیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کل چار نکاح کئے۔ آپ کی اولاد تین بیٹوں اور تین بیٹیوں پر مشتمل تھی۔ بارگاہ رسالت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مقام بہت معتبر تھا۔ سرکار مدینہ ﷺ کی طبیعت عالیہ میں اگر کسی وجہ سے جلال پیدا ہو جاتا اور حضور اکرم ﷺ غضب ناک ہو جاتے تو آپؓ ہی کی وساطت سے صحابہ کرام عفو ودرگزر کی درخواست کرتے تھے۔ جنگ تبوک کے موقع پر جب رسول اکرم ﷺ نے اعلان فرمایا کہ آج اسلام کو مال کی ضرورت ہے تو سیدنا ابوبکر صدیق نے اپنے گھر کی چھوٹی بڑی ایک ایک چیز جمع کر کے سارا ساز وسامان پیش کر دیا۔ رسول اکرم ﷺ نے سوال فرمایا: ابوبکرؓ! اپنے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو تو عشق ومحبت کے امام حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو جواب دیا اس کو علامہ اقبال نے اپنی زبان میں یوں بیان کیا ہے کہ پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس۔ واضح رہے کہ یہ محفل جامعہ گلشن فاطمہ اور امام احمد رضا مومنٹ کے صدر ہمدرد قوم وملت عالیجناب ارشاد صادق صاحب کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ اخیر میں صلوٰۃ وسلام اور صدر معلمہ صاحبہ کی رقت انگیز دعاء پر محفل کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر عالمہ فاضلہ محترمہ فرحانہ، عالمہ فاضلہ محترمہ عرفیہ بانو، عالمہ فاضلہ محترمہ نازیہ بانو، عالمہ فاضلہ محترمہ شہر بانو، عالمہ فاضلہ محترمہ کائنات صاحبہ ودیگر خواتین حضرات مع جامعہ کی جمیع طالبات موجود تھیں۔

(محمد صدر عالم مصباحی، امام احمد رضا مومنٹ، بنگلور)

ریاست میں بڑھتی فرقہ پرستی پر اظہار تشویش-تدارک کے لائحہ عمل پر غور

مظلوم طبقات سے عملی اظہار یکجہتی دین کا بنیادی تقاضا۔ مسلم مشاورتی کونسل تلنگانہ کا اجلاس

مسلم مشاورتی کونسل تلنگانہ کا ایک اہم اجلاس میڈیا پلیس آڈیٹوریم میں منعقد ہوا اجلاس میں علماء و مشائقین کے علاوہ ملت کے کئی اہم دانشور حضرات شریک تھے حافظ و قاری زعیم الدین احمد کی تلاوت کلام پاک سے کاروائی کا آغاز ہوا، جناب اقبال احمد انجینئر صاحب نے ابتدائی کلمات پیش کئے اور اجلاس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ مولانا عبید الرحمن اطہر ندوی، خطیب مسجد ٹین پوش ریڈ ہلز نے مسلم مشاورتی کونسل سے ان کی دلچسپی کا سبب بتاتے ہوئے فرمایا کہ ملت کے لئے آئندہ لائحہ عمل بنانا اس کونسل کا مقصد بتایا گیا تھا جس پر میرا احساس یہ ہیکہ لائحہ عمل تو بہت سے اکابرین نے پیش کر دیا ہے اس پر عمل آوری کی طرف توجہ دینے کی اب ضرورت ہے۔ جناب عبدالمجید شعیب، معاون امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند تلنگانہ نے مسلم مشاورتی کونسل تلنگانہ کے پچھلے اجلاسوں کی روداد پیش کی اور کہا کہ کونسل میں مزید علماء و دانشوروں کی شرکت کو یقینی بنانا اور ملت کے مختلف امور ومسائل میں وسیع تر مشاورت کے ذریعہ مشترکہ جدوجہد اجلاس کے ایجنڈے کا اہم موضوع ہے اس مقصد کے لئے تمام شرکاء کو اپنی رائے کا اظہار کرنے کی دعوت دی اور یاد دلایا کہ گذشتہ اجلاسوں میں مظلوم طبقات سے ملاقات بھی کونسل نے طئے کیا تھا۔ مولانا احمد ومیض ندوی نے فرمایا کہ دلت و دیگر پسماندہ طبقات کے ساتھ ملت کا وسیع تر اتحاد بننا چاہئے اور ملک میں امبیڈکر پر امیت شاہ کی ہرزہ سرائی کو لیکر جس طرح احتجاج چل رہے ہیں ان میں مسلمان بھی اپنا رول ادا کریں۔ اجلاس میں متعدد علماء و دانشواروں نے تلنگانہ میں بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی پر اظہار تشویش کیا اور اس کے تدارک پر غور کرنے اور منظم جد و جہد کرنے پر تجاویز پیش کی۔ کانگریس حکومت کی اس مسئلہ پر خاموشی کو اجلاس تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جناب ضیاء الدین نیر، تعمیر ملت نے سیرت پاک ﷺ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا مظلوموں کا ساتھ دینا حضور ﷺ کی سنت سے ثابت ہے اور ہمیں اس پر کام کرنا چاہیے۔ مولانا انعام الحق قاسمی نے ملت میں اتحاد کی ان کوششوں کو خوش آئند قرار دیا اور کہا کہ ایسی ہر کوشش کی تائید کی جانی چاہئے۔ مولانا احمد الحسینی سعید القادری، صدر قادریہ انٹرنیشنل آرگنائزیشن نے اتحاد کی کوششوں کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا اور ملت میں تعلیمی انقلاب لانے کی ضرورت پر زور دیا۔ مولانا زبیر، جمیعۃ العلماء حیدرآباد، مولانا محمد مظہر الدین میں شمشیری القاسمی، سٹی جمیعۃ العلماء نے کہا کہ ایسے اجلاس منعقد ہوتے رہنے چاہئے اور ملت کے تمام مسائل پر ہمیں مل بیٹھ کر مشاورت کرنی چاہیئے اور آئندہ کا منصوبہ بنائیں۔ ایڈوکیٹ میر مسعود علی خان نے کہا کہ مشاورت کے ایسے اجلاس میں شرکت ان کے لئے پہلا موقع ہے اور اس پر انہیں بیحد خوشی ہے۔ مولانا تجمل حسین قاسمی، سید فخر الدین علی احمد۔ مولانا صوفی عقیل انصاری، مولانا آصف عمری، جمیعت اہلحدیث، جناب عبد الحکیم، مولانا عبد الفتاح عادل سبیلی، صدر وفاق العلماء حیدرآباد کے علاوہ ملت کے دیگر اہم افراد نے اس اجلاس میں شرکت کی رہی۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ پارلیمنٹ میں امیت شاہ کا دیا گیا بیان پسماند و طبقات مخالف ذہنیت کا عکاس ہے اس لئے ان طبقات کے ساتھ اظہار یکجہتی ضروری ہے اور ان کے ساتھ ایک نشست منعقد کی جائے آئندہ اجلاس ان شاءاللہ 19، جنوری 2025 کو منعقد ہوگا۔ جناب ضیاء الدین نیر کی دعا پر نشست اختتام کو پہونچی۔

شاہ بابو ہائی اسکول وجونیئر کالج پاتور میں، یوم ریاضی، منایا گیا

اکولہ: 24 دسمبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) شاہ بابو ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر انتظام شاہ بابو ہائی اسکول وجونیئر کالج پاتور ضلع آکولہ میں مورخہ 22 دسمبر 2024 کو شری رامانوجن کے یوم ولادت کے موقع پر یوم ریاضی منایا گیا۔ اس موقع پر ابتدا میں محمد زبیر (معلم) نے شری رامانوجن کے حالات زندگی اور کارہائے نمایاں سے طلبہ کو واقف کرایا۔ اس موقع پر طلبہ کی جانب سے میتھس گیلری کا انعقاد کیا گیا جس میں علم ریاضی کے مختلف قوانین، تھیورم اور اصول پر مبنی چارٹس کی نمائش کی گئی۔ اس میتھس گیلری کا افتتاح سوسائٹی کے سکریٹری سید اسحاق راہی صاحب کے دست مبارک سے کیا گیا۔ یوم ریاضی کے کامیاب انعقاد کیلئے پرنسپل مجیب اللہ خان صاحب کی رہنمائی میں نائب پرنسپل احسان الرحمٰن، محسن خان، بہشتی مشتاق، محمد جاوید اور تمام ریاضی کے مدرسین نے تعاون کیا۔

کرسمس اور نئے سال پر دیر رات تک شراب کی فروخت کی اجازت

3 دن تک دکانیں رات گئے تک کھلی رہیں گی

ناندیڑ: 24 دسمبر: (ورق تازہ نیوز) کرسمس اور نئے سال (31 دسمبر) کے موقع پر غیر ملکی شراب کی خوردہ فروخت، بیئر کی فروخت، لائسنس یافتہ کمرے، کلب لائسنس یافتہ اور شراب کی دکانیں 24 دسمبر، 25 دسمبر اور 31 دسمبر کو مقررہ وقت سے زیادہ 1 بجے تک اور کچھ دکانوں کو صبح 5 بجے تک کھلی رکھنے کی اجازت دی ہے۔ اسٹیٹ ایکسائز ڈپارٹمنٹ نے اس سلسلے میں جاری ایک سرکلر میں اس کی وضاحت کی ہے۔ ان میں FL-2 (غیر ملکی شراب کی خوردہ دکان)، FLBR-2 (بوتل بند بیئر) کی دکانیں رات 30:10 بجے سے اگلی صبح 1 بجے تک جبکہ FL-3 (لائسنس یافتہ کمرہ) شراب کی دکانیں اور FL-4 (کلب لائسنسنگ) سینٹرل دکانیں بیچنا) رات 11.30 بجے سے اگلے دن صبح 5 بجے تک اور کلاس A اور کلاس B میونسپل علاقوں میں CL-3 قسم کی لائسنس یافتہ شراب کی دکانیں۔ دوسرے دن رات 11 بجے سے ایک بجے تک اور دیگر مقامات پر رات 10 بجے سے اگلے دن ایک بجے تک جاری رکھنے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں تہواروں کے موقع پر شراب نوشی کے دوران ضروری لائسنس ساتھ رکھنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ پچھلے سال میں اس طریقے سے شراب کے غیر مجاز استعمال کے پانچ معاملات میں کارروائی کی گئی ہے۔ اس لیے محکمہ سے اس سلسلے میں احتیاط برتنے کی اپیل کی ہے۔

ایک دن کا لائسنس: اگر آپ 31 دسمبر اور نئے سال کے استقبال کے لیے پارٹی یا ضیافت کا اہتمام کرنا چاہتے ہیں اور شراب نوشی کا اہتمام کرنا چاہتے ہیں تو اسٹیٹ ایکسائز ڈپارٹمنٹ سے فوری طور پر ایک دن کا خصوصی لائسنس دستیاب ہے۔ محکمہ نے یہ بھی بتایا ہے کہ ریاستی ایکسائز ڈپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر جا کر ایک دن کا لائسنس حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ایکسائز سروس مہا آن لائن کی ویب سائٹ پر جانے کی درخواست کی جاتی ہے۔ اس دوران ریاستی ایکسائز ڈپارٹمنٹ کے ذریعے چھ ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں اور یہ چھ ٹیمیں شراب کی پیداوار میں فروخت اور نقل و حمل پر خصوصی توجہ دیں گی۔ پرمٹ روم میں نئے سال کے استقبال کے لیے صبح 5 بجے تک اجازت ہے۔ تاہم، محکمہ غیر قانونی ڈھابوں، ہوٹلوں، ریستورانوں اور ریزورٹس میں منعقد ہونے والی پارٹیوں پر نظر رکھے گا اور اگر مالک بغیر اجازت اجازت دیتا ہے تو مالک، ڈرائیور اور شراب پینے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی، اس طرح کی جانکاری اسٹیٹ ایکسائز سپرنٹنڈنٹ گنیش پاٹل نے دی ہے۔ شہریوں کو چاہیے کہ وہ کرسمس اور 31 دسمبر کو نئے سال کا جشن قوانین پر عمل کرتے ہوئے منائیں، عوامی امن میں خلل ڈالے بغیر شراب نوشی بھی کریں اور سرکاری لائسنس کے ساتھ شراب نوشی کریں اور غیر مجاز جگہوں پر تہوار منانے نہ جائیں۔ اس طرح کا پریس نوٹ ریاستی ایکسائز ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جاری کیا گیا ہے۔

لاڈلی بہن اسکیم کی رقم اکاؤنٹ میں جمع ہوگی؟

ریاستی وزیر آدیتی تٹکرے نے اہم معلومات دیں

ممبئی: 24/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) اسمبلی انتخابات کے بعد، پچھلے کچھ مہینوں سے ریاست میں مقبول ہونے والی لاڈکی بہین یوجنا کے استفادہ کنندگان کو یہ تجسس تھا کہ انہیں دسمبر کی قسط کب ملے گی۔ آخر کار، آج خواتین اور اطفال کی ترقی کی وزیر آدیتی تٹکرے نے فائدہ اٹھانے والی خواتین کو خوشخبری سنائی ہے اور آج سے وزیر اعلیٰ کی لاڈکی بہین یوجنا سے مستفید ہونے والی خواتین کے بینک کھاتوں میں دسمبر کی قسط تقسیم کرنا شروع کر دی ہے۔ تین جماعتوں یعنی بی جے پی، شیوسینا اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے عظیم اتحاد نے وعدہ کیا تھا کہ اگر ہم اقتدار میں واپس آتے ہیں تو ہم لاڈکی بہین یوجنا کی رقم میں اضافہ کریں گے اور 2100 روپے ماہانہ دیں گے۔ قانون ساز اسمبلی میں شاندار فتح کے بعد اقتدار میں واپس آنے والے گرینڈ الائنس سے اب سوال کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنا وعدہ کب پورا کرے گا۔ اس پر بات کرتے ہوئے ادیتی تاٹکرے نے کہا کہ پیاری بہنوں کی رقم بڑھانے کے حوالے سے اگلے سال مارچ میں ہونے والے بجٹ اجلاس میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ دریں اثنا، لاڈکی بہین یوجنا کے لیے رجسٹریشن 15 اکتوبر تک تھی۔ تاہم، اس بارے میں اب بھی کنفیوژن موجود ہے کہ آیا اس اسکیم کے لیے رجسٹریشن کا موقع ملے گا۔ انتخابات میں گیم چینجر بننے کے منصوبے کے مطابق، خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے وزیر اعلیٰ ماجھی لاڈکی بہین یوجنا شروع کی گئی ہے۔ اہل خواتین کے بینک اکاؤنٹ میں ماہانہ 1500 روپے جمع کرنے کا آغاز کر دیا گیا۔ ریاست میں پہلی بار ریاستی حکومت نے خواتین کے لیے وزیر اعلیٰ ماجھی لاڈکی بہن یوجنا کے تحت خواتین کے بینک کھاتوں میں رقم جمع کرائی ہے۔ پچھلے مہینے میں اب تک خواتین نے اپنے کھاتوں میں 7500 روپے جمع کرائے ہیں۔ اسمبلی انتخابات کے ضابطہ اخلاق کی وجہ سے اس اسکیم کو نافذ نہیں کیا جا سکا۔ لیکن اب جبکہ ضابطہ اخلاق ختم ہو چکا ہے اور وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ کے ساتھ نئی کابینہ وجود میں آ چکی ہے، پیاری بہنیں اس طرف توجہ مرکوز کر رہی تھیں کہ دسمبر کی قسط کب اور کتنے روپے جمع ہوگی۔

کرسمس پر آر ٹی او آفس بند آج ہونے والے تمام ٹیسٹ ملتوی کر دیے گئے

ناندیڑ: 24 دسمبر: ناندیڑ ریجنل ٹرانسپورٹ آفس (آر ٹی او) میں لرنر اور فکسڈ لائسنس (لائسنس) کے لیے 25 تاریخ کو ہونے والے باقاعدہ امتحان کی تاریخ ملتوی کر دی گئی ہے۔ سب ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر سندیپ نیمسے کے جاری کردہ خط کے مطابق 25 دسمبر کو کرسمس کی وجہ سے چھٹی ہے اور اس دن دفتر بند رہے گا۔ چنانچہ اس دن جن لوگوں نے لائسنس کے حوالے سے آن لائن ہدایات حاصل کی ہیں۔ ان کی تاریخ ملتوی کر دی گئی ہے۔ آن لائن سارتھی سسٹم پر اس سلسلے میں معلومات چیک کرنے اور اگلی تاریخ کو ٹیسٹ کے لیے حاضر ہونے کی درخواست کی گئی ہے۔

ناندیڑ: ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کی توہین کے معاملے میں کانگریس پارٹی کی جانب سے آئی ٹی آئی کارنر پر شدید احتجاج کیا گیا

آئین کے معمار، وشورتن ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کی توہین کے معاملے میں

ریاست بھر میں کانگریس کا شدید احتجاج

ممبئی: بی جے پی کے رہنماؤں کے علاوہ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے آئین کے معمار، بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی توہین کی ہے، جس پر پورے ملک میں غم و غصہ پایا جا رہا ہے۔ کانگریس پارٹی نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی توہین کے معاملے میں امیت شاہ قوم سے معافی مانگیں اور انہیں کابینہ سے برطرف کیا جائے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی نے منگل کو مختلف اضلاع میں 'بابا صاحب امبیڈکر سمان مورچہ' نکال کر بی جے پی اور امیت شاہ کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ لاتور میں سابق وزیر اور رکن اسمبلی امیت ولاس راؤ دیشمکھ اور رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر شواجی کالگے کی قیادت میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر پارک سے کلکٹر آفس تک ایک موٹر سائیکل ریلی نکالی گئی اور کلکٹر کو ایک میمورنڈم پیش کیا گیا۔ ناندیڑ میں شہر اور ضلع کانگریس کمیٹی نے رکن پارلیمنٹ رویندر وسنت راؤ چوہان اور ضلع صدر بی آر قدم کی رہنمائی میں مظاہرہ کیا۔ شہر صدر عبدالستار بھی اس مظاہرے میں شامل ہوئے۔ چندر پور میں رکن پارلیمنٹ پرتبھا تائی دھانوکر کی قیادت میں احتجاج کیا گیا، جس میں سابق رکن اسمبلی اور ضلع صدر سوبھاش دھوٹے سمیت اہم رہنما اور عہدیداران شامل ہوئے۔ مظاہرین نے بی جے پی اور امیت شاہ کے خلاف نعرے بلند کیے۔ امراوتی میں ضلع صدر ببلو شیکھاوت، سابق میئر ولاس انگولے، ملند چیموٹے، ریاستی نائب صدر بھیا پوار، اور ریاستی جنرل سکریٹری کشور بورکر سمیت ہزاروں کارکنان مارچ میں شریک ہوئے۔ اکولا میٹروپولیٹن کانگریس نے امیت شاہ کے خلاف کلکٹر آفس تک مارچ نکالا۔ اس احتجاج کی قیادت اکولا مغربی رکن اسمبلی ساجد خان پٹھان نے کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر پرشانت وانکھیڑے، سابق رکن اسمبلی ببن راؤ چودھری، پرکاش تائڑے، اور دیگر عہدیداران موجود تھے۔ بلڈھانہ ضلع کانگریس کمیٹی نے بھی امیت شاہ کے خلاف کلکٹر کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ اس موقع پر سینئر رہنما لکشمن راؤ گھومرے، ایڈوکیٹ بابا صاحب بھونڈے، پروفیسر سنتوش امبیکر، اور دیگر عہدیداران موجود تھے۔ پالگھر میں بھی کانگریس نے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے احترام میں ایک مارچ نکالا اور بی جے پی وامیت شاہ کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ کانگریس نے اعلان کیا ہے کہ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی توہین کے خلاف شروع کیا گیا یہ احتجاج جاری رہے گا۔ جالنا میں جمعہ کے روز ایک بڑا احتجاج منعقد کیا جائے گا۔ یہ اطلاع ضلع صدر راجا بھاؤ دیشمکھ اور سابق رکن اسمبلی کیلاش گورنتیال نے ایک پریس کانفرنس میں دی۔

گاڑیوں کے لیے ریفلیکٹر استعمال کریں؛ حادثات سے بچیں

ڈرائیوروں کے ساتھ کلکٹر کی بات چیت، ریجنل ٹرانسپورٹ آفس کے ذریعے روڈ سیفٹی ہفتہ کا انعقاد

ناندیڑ: 24 دسمبر: (ورق تازہ نیوز) روڈ سیفٹی ہفتہ کے ایک حصے کے طور پر، ناندیڑ کے علاقائی ٹرانسپورٹ آفس نے آج ضلع میں شوگر ملوں کے ڈرائیوروں کے ساتھ سڑک کی حفاظت کے سلسلے میں بات چیت کی۔ کلکٹر ابھجیت راوت نے خود ڈرائیوروں سے ملاقات کی اور انہیں سڑک کی حفاظت کے بارے میں ہدایات دیں۔ ناندیڑ ضلع میں اس وقت بڑے پیمانے پر شوگر فیکٹری میں گنے کی کٹائی اور گنے کی ترسیل کا عمل جاری ہے۔ اس کی وجہ سے، ہزاروں ٹریکٹر ٹرالیاں گاؤں سے دوسرے گاؤں سفر کرتی ہیں، علاقائی ٹرانسپورٹ آفس، ناندیڑ نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ان ٹریکٹر ٹرالیوں سے کوئی حادثہ نہ ہو۔ ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر ونے آہیرے، سب ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر سندیپ نیمسے اور ان کے دیگر ساتھیوں نے آج اس سلسلے میں مختلف مقامات پر تمام شوگر ملوں کے ٹرانسپورٹروں سے رابطہ کیا۔ ضلع کلکٹر ابھجیت راوت نے خود ڈپٹی ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر سندیپ نمسے کے ساتھ لوہا میں شوگر فیکٹری میں لے جانے والے گاڑیوں کے ڈرائیوروں سے بات چیت کی۔ اس موقع پر انہوں نے تاکید کی کہ گنے کی نقل و حمل کے دوران ٹریکٹر پر ریفلیکٹر کپڑا اور ریفلیکٹو ریڈیم ٹیپ لگائیں کئی بار رات کی تاریکی میں ٹریکٹر کا الیکٹرانک ریفلیکٹر، لائٹ کام کرتا ہے۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں حادثے کا خدشہ ہے اس لیے انہوں نے ریفلیکٹو ریڈیم ٹیپ اور ریفلیکٹر کپڑا استعمال کرنے کی ہدایات دیں۔ اس کے علاوہ ضلع بھاؤ راؤ چوہان کوآپریٹو شوگر فیکٹری دیگاؤں-یلیگاؤں سب اردھاپور میں باقی 05 فیکٹریوں کے لیے، اسسٹنٹ موٹر وہیکل انسپکٹر مسز سیجوینی کللے، ایم وی. کے عمری اسسٹنٹ موٹر وہیکل انسپکٹر شری ہیمنت سالونکے، مسٹر سبھاش ساگر، پرائیویٹ لمیٹڈ ہدسنی۔ ہاڈگاؤں مسٹر پنج کانتیوار، شیواجی سروس اسٹیشن لمیٹڈ با- ہالی ضلع مکھڈ سنیل جاروال، کنٹور کر شوگر اینڈ ایگرو پرائیویٹ لمیٹڈ۔ کنٹور نائگاؤں۔ ایگزیکٹو آفیسر سنجے بھوسلے کو مقرر کیا گیا اور مسٹر۔ ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر۔ ونے آہیرے، اور اسسٹنٹ ریجنل ٹرانسپورٹ، ناندیڑ کی رہنمائی میں۔ سندیپ نیمسے کی موجودگی میں ڈرائیوروں کو محفوظ نقل و حمل کے لیے رہنمائی کے لیے فیکٹری کی جگہ پر ریفلیکٹر ٹیپ لگا دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ کے ذریعے ضلع کی تمام سڑکوں پر انسپکشن مہم چلائی جائے گی اور اگر وہ مذکورہ معاملے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پائے گئے تو ان کے خلاف موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعات کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ سائیکلوں، دو پہیوں والی بیل گاڑیوں میں ریفلیکٹر لگائیں۔ ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر ونے کمار آہیرے نے شوگر فیکٹری میں ٹرانسپورٹ سسٹم سے اپیل کی ہے کہ وہ دیگر چھوٹی گاڑیاں، سائیکل، بیل گاڑی اور دو پہیہ گاڑیاں چلاتے وقت ریفلیکٹو ریڈیم ٹیپ کا زیادہ استعمال کریں۔ کیا ہے یہ کم لاگت والے ریفلیکٹرز رات کے وقت بہترین حفاظت فراہم کرتے ہیں۔ شہریوں سے یہ بھی اپیل کی گئی کہ وہ سماجی آگاہی کے ساتھ سڑک کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر نصب ریفلیکٹرز کی حفاظت کریں اور حفاظتی حکم پر عمل کریں۔ مسٹر اہیرے کے مطابق ہندوستان میں ہونے والے حادثات کی تعداد کی وجہ سے بنیادی ہدایات کی تعمیل بھی ضروری ہے۔ اس لیے درخواست کی گئی ہے کہ ریفلیکٹو ریڈیم ٹیپ ریفلیکٹر کپڑا زیادہ تعداد میں استعمال کیا جائے۔

جموں وکشمیر: پونچھ میں دردناک حادثہ، فوجی گاڑی کھائی میں گرنے سے 5 جوان ہلاک، 10 زخمی اسپتال میں داخل

پونچھ: جموں وکشمیر میں ایک المناک حادثہ پیش ا? یا جس میں 5 فوجی جوانوں کی موت ہوگئی ہے۔ اس حادثہ میں کم از کم 10 جوان زخمی بھی ہوئے ہیں جنھیں فوری طور پر علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دراصل منگل کو ایک فوجی گاڑی راستہ بھٹک جانے کی وجہ سے 300 فٹ گہری کھائی میں گر گئی۔ فوج کی جانب سے اس حادثے کی تصدیق کر دی گئی ہے۔ یہ حادثہ جموں وکشمیر کے پونچھ ضلع کے بلنوئی میں پیش ا? یا ہے۔ پونچھ کا یہ علاقہ، جہاں فوجی جوان حادثے کا شکار ہوئے ہیں، ایل او سی کے پاس ہی پڑتا ہے۔ حادثے کے متعلق ذرائع سے ملی جانکاری کے مطابق فوج کی گاڑی جوانوں کو پوسٹ کی طرف لے جا رہی تھی۔ اسی درمیان گاڑی بے قابو ہو کر کھائی میں جا گری۔ اطلاع ملنے کے ساتھ ہی فوج کی راحت اور بچاو? ٹیم نے جائے وقوع پر پہنچ کر کھائی سے نکالنے کی کارروائی شروع کر دی۔ فوج کی جانب سے ا? فیشیل طور پر اب تک 5 جوانوں کے موت کی تصدیق کر دی گئی ہے۔ جائے وقوع پر ریسکیو ا? پریشن بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ قابل ذکر ہے کہ حادثے میں جو 10 فوجی جوان زخمی ہوئے ہیں ان میں سے کئی ایک ایسے ہیں جن کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ حادثے کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے ایسا مانا جا رہا ہے کہ زخمیوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ جموں وکشمیر میں اسی طرح کا ایک اور حادثہ گزشتہ ماہ پیش ا? یا تھا۔ جس میں ایک فوجی جوان کی جان چلی گئی تھی جبکہ دیگر کئی زخمی ہو گئے تھے۔ یہ حادثہ 4 نومبر کو کالاکوٹ کے بڈوگ گاو? ں کے پاس پیش ا? یا تھا۔ اس حادثہ کی خبر ملنے پر کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے شدید افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ''پونچھ، جموں وکشمیر میں فوجی گاڑی کھائی میں گرنے سے کئی جوانوں کی شہادت کی خبر انتہائی تکلیف دہ ہے۔ ایشور ا? نجہانی روحوں کو سکون فراہم کرے۔ غمزدہ اہل خانہ کے تئیں میری ہمدردی۔'' ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''زخمی جوانوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کرتی ہوں۔ ہم سب شہید ہوئے جوانوں اور ان کے اہل خانہ کے ہمیشہ قرضدار رہیں گے۔''

ناندیڑ: سابقہ رکن قانون ساز کونسل امرناتھ راجورکر کے یوم پیدائش کے موقع پر رکن راجیہ سبھا جناب اشوک راو چوہان اور سابقہ وزیر ڈی پی ساونت نے مبارکباد پیش کی اور گلپوشی کی

صدر مجلس اسدالدین اویسی کی عدالت میں طلبی

بریلی (یوپی): مقامی عدالت نے صدر مجلس اسدالدین اویسی کو 7 جنوری کو طلب کیا ہے۔ ایک درخواست میں دعویٰ کیا گیا کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں فلسطین کی تائید میں نعرہ لگاتے ہوئے دستور کی خلاف ورزی کی۔ وکیل ویریندر گپتا نے شکایت درج کرائی کہ اویسی نے پارلیمنٹ میں حلف لیتے وقت فلسطین کے حق میں نعرہ لگایا۔ گپتا نے منگل کے دن میڈیا سے کہا کہ اس نے 12 جولائی کو ایم پی/ایم ایل اے کورٹ میں درخواست داخل کی تھی جو مسترد ہوگئی۔ بعدازاں اس نے ضلع جج کی عدالت سے رجوع کیا۔ ضلع جج سدھیر نے درخواست سماعت کے لئے قبول کرلی اور ہفتہ کو اویسی کو نوٹس جاری کردی۔ گپتا کا کہنا ہے کہ اویسی کے نعرہ سے اسے ٹھیس پہنچی۔ حیدرا? باد کے رکن پارلیمنٹ نے 25 جون کو حلف لیا تھا۔ انہوں نے ایوان سے باہر نکلنے کے بعد میڈیا سے کہا تھا کہ جئے بھیم' جئے میم' جئے تلنگانہ اور جئے فلسطین کا نعرہ لگانے میں کوئی برائی نہیں۔

نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے وزارت میں 'فنانس-پلاننگ' اور 'ایکسائز' ڈپارٹمنٹ کا جائزہ لیا

ممبئی: نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے آج وزارت میں 'فنانس و پلاننگ' اور 'ریاستی ایکسائز' کے محکمہ کا جائزہ لیا۔ وزارت کی ذمہ داری سنبھالتے ہی انہوں نے ان محکموں کے اعلیٰ افسران کے ساتھ تفصیلی میٹنگ کرتے ہوئے فنانس، پلاننگ اور ایکسائز کے کام کا جائزہ لیا۔ اجیت پوار نے کر وصولی اور ریاست کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے عمل میں نظم و ضبط اور شفافیت لانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے افسران کو شفاف انتظامیہ کا مشورہ دیتے ہوئے خبردار کیا کہ ٹیکس چوری اور لیکیج کے حوالے سے کسی بھی قسم کی کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ آج کے اجلاس میں، اجیت پوار نے فنانس و پلاننگ کے ساتھ ریاستی ایکسائز کے سینئر افسران کے ساتھ تفصیلی بات چیت کی۔ اس موقع پر فنانس و پلاننگ کے وزیر مملکت ایڈووکیٹ آشیش جیسوال، فنانس ڈپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری اوم پرکاش گپتا، ریاستی ایکسائز کے ایڈیشنل چیف سکریٹری سنجے سیٹھی، جی ایس ٹی کمشنر آشیش شرما، اور دیگر اعلیٰ افسران موجود تھے۔ اجلاس میں زیر التواء منصوبوں، ضروری فنڈز اور ریاست کی آمدنی کا جائزہ لیا گیا۔ مختلف امور جیسے زرعی ترقی، صنعتی سرمایہ کاری، اور روزگار کی تخلیق پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔ اجیت پوار نے ریاست کی آمدنی میں اضافے کے لیے ٹیکس چوری اور بدعنوانی کو ختم کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے ریاستی ایکسائز ڈپارٹمنٹ کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے غیر قانونی شراب فروشی کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کرنے اور شفاف نظام قائم کرنے کے احکامات دیے۔

ریاست میں 27 اور 28 ڈسمبر کو بارش کا امکان

ناندیڑ: 24 دسمبر: کل سے ریاست کے مختلف حصوں میں جزوی طور پر ابر آلود موسم کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ 26 دسمبر کو جنوبی کولہاپور، سانگلی، سولاپور اضلاع میں 27 دسمبر کو خاندیش (ناسک ڈویژن)، مدھیہ مہاراشٹرا (پونے ڈویژن)، شمالی مراٹھواڑہ، اور مغربی ودربھ میں مختلف مقامات پر اور 28 دسمبر کو، خاندیش، مراٹھواڑہ (بنیادی طور پر شمالی اضلاع) اور ودربھ کے کچھ حصوں میں بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کی بھی پیش گوئی کی گئی ہے۔ ان علاقوں کے کاشتکاروں سے گزارش ہے کہ وہ درج ذیل زرعی مشوروں اور موسم کی پیشین گوئیوں پر نظر رکھیں اور اس کے مطابق منصوبہ بندی کریں۔

بہار اور کیرالہ کے گورنر کی ہوئی 'ادلا-بدلی'، 3 دیگر ریاستوں کو بھی ملے نئے گورنر

نئی دہلی: آج ملک کی کچھ ریاستوں کو نیا گورنر ملا گیا ہے۔ کچھ گورنرس کو ایک ریاست سے دوسری ریاست بھیجا گیا ہے اور اڈیشہ کے گورنر رگھوبر داس کو اس ذمہ داری سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ راشٹرپتی بھون کے ذریعہ جاری نوٹیفکیشن کے مطابق صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے اڈیشہ کے گورنر رگھوبر داس کا استعفیٰ منظور کرلیا۔ ان کی جگہ اب ہری بابو اڈیشہ کے گورنر ہوں گے، جو کہ پہلے میزورم کے گورنر تھے۔ رگھوبر داس کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ 'مین اسٹریم کی سیاست' میں پھر سے واپسی کر سکتے ہیں۔ بہار اور کیرالہ کو لے کر بڑی خبر یہ سامنے آ رہی ہے کہ ان دونوں ریاستوں کے گورنر کی 'ادلا-بدلی' ہوگئی ہے۔ یعنی کیرالہ کے گورنر عارف محمد خان اب بہار کے گورنر ہوں گے، اور بہار کے گورنر راجندر وشوناتھ آرلیکر اب کیرالہ کے گورنر ہوں گے۔ عارف محمد خان کو 6 ستمبر 2019 کو کیرالہ کا گورنر بنایا گیا تھا۔ وہ اکثر اپنے بیانات اور فیصلوں کی وجہ سے سرخیوں میں رہے۔ بہار میں ان کی کارکردگی کیسی رہتی ہے، یہ تو آنے والا وقت بتائے گا۔ خاص طور پر آئندہ سال بہار اسمبلی انتخابات کے بعد حکومت سازی میں کوئی رسہ کشی ہوتی ہے تو پھر عارف محمد خان کا کردار بہت اہم ثابت ہو سکتا ہے۔ جنرل وی کے سنگھ اور اجئے کمار بھلا ایسے دو نام ہیں جن کی تقرری حقیقی معنوں میں نئے گورنر کے طور پر ہوئی ہے۔ سابق داخلہ سکریٹری اجئے بھلا کو منی پور کا گورنر بنایا گیا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔